REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ وعلی عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۳۹ — شمارہ 17

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- عبدالحق فضل

نائب:- قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ
سالانہ ۹۰ روپے
ششماہی ۳۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ ہوائی ڈاک ۲۵۰ روپے
فی پرچہ ایک روپیہ ۲۵ پیسے۔

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان - 143516

۷ر شوال ۱۴۱۰ ہجری — ۳ر ہجرت ۱۳۶۹ ہش — ۳ر مئی ۱۹۹۰ء

بفضل اللہ تعالیٰ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی کے لئے تواتر کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان دارالامان میں عیدالفطر کی پُرمسرت اور دعائے ختم القرآن کی مبارک تقاریب

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نماز عیدالفطر پڑھائی اور خطبہ عیدالفطر ارشاد فرمایا

مضافات قادیان سے آئے ہوئے اڑھائی ہزار سے زائد غیر از جماعت احباب نماز میں شامل ہوئے۔ ذرائع ابلاغ اخبار و ٹی وی میں ذکر

رپورٹ مرتبہ:- قریشی محمد فضل اللہ نائب ایڈیٹر

الحمد للہ رمضان کا بابرکت مہینہ ایک بار پھر ہماری زندگیوں میں آیا اور برکات سے ہمارے دامن بھرتا ہوا اختتام پذیر ہوا۔

اس ماہ مبارک میں قادیان کی ہر سہ مساجد میں نماز تراویح و درس حدیث شریف کا باقاعدہ بابرکت انتظام کیا گیا تھا۔ سنت نبوی کے مطابق آخری عشرہ میں متعدد احباب و خواتین کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت ملی۔ حسب سابق امسال بھی مسجد اقصیٰ میں ہر روز قرآن مجید کی تلاوت ترجمہ اور تفسیر بیان کی جاتی رہی۔ جس میں احباب و خواتین اور بچے بذوق و شوق شرکت کرتے رہے۔ ۲۶ر اپریل یعنی ۲۹ر رمضان المبارک کو حسب روایات بعد نماز عصر اجتماعی دعا کی تقریب تھی۔

محترم امیر صاحب مقامی کے ارشاد پر محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد نے درخواستہائے دعا پڑھنے کے علاوہ جملہ افراد جماعت کے لئے مجموعی طور پر دعا کی تحریک کی۔ ازاں بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق لقائے الٰہی کے حصول۔ اس میں ترقی۔ حضور انور کی صحت و سلامتی و درازیٔ عمر۔ تبلیغ و اشاعت اسلام ملکی و عالمی حالات کے سُدھرنے کے لئے اجتماعی اعلان کے بعد پُرسوز لمبی اجتماعی دعا کروائی۔

اسی شام یکم شوال کا چاند بھی دکھائی دیا اور امیر صاحب کے ارشاد پر اگلے روز یعنی ۲۷ر اپریل بروز جمعہ عید منانے کا اعلان کیا گیا۔ رات کو چھوٹے چھوٹے بچے عید کی خوشی میں گلیوں اور بازاروں میں خوشی کے گیت گا رہے تھے۔ مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں نماز عید کی ادائیگی کا انتظام تھا مسجد کے صحن میں شامیانے بھی لگائے گئے تھے۔ مضافات قادیان سے اس سال کچھ زیادہ ہی غیر از جماعت ہمارے مسلمان بھائی جو بسلسلہ ملازمت یا کاروبار اور محنت مزدوری کرنے کے لئے بہار۔ بنگال۔ یو۔پی اور دوسرے صوبوں سے پنجاب میں قیام پذیر ہیں تقریباً دو ہزار آٹھ صد افراد دوگانہ عیدالفطر ادا کرنے کے لئے تشریف لاتے۔ وسیع و عریض مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھر گئی۔ مستورات کے لئے مسجد مبارک میں نماز عید کی ادائیگی کا انتظام تھا۔ اس موقعہ پر ٹی۔ وی نے بھی کوریج دی۔ اور رات کو نمایاں طور پر ہمارا پروگرام ٹی وی پر دکھایا۔ علاقہ میں متعین C.R.P. اور مقامی پولیس بھی تعاون کی غرض سے تشریف لائی تھی۔

ٹھیک ۵ر۔۹ پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی اقتداء میں نماز عید ادا کی گئی۔ ازاں بعد آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا بےحد شکر و احسان ہے کہ ایک بار پھر رمضان ہماری زندگیوں میں آیا اور اس کے بعد آج عید کا دن میسر ہوا۔ یہ خوشی کا دن ہوتا ہے۔ تمام بھائیوں کو میری طرف سے عید مبارک ہو۔ فرمایا، بندہ اپنی عبادات اور مجاہدات کا تحفہ اپنے رب کے حضور پیش کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ اپنی رضا کا تحفہ بندوں کو دیتا ہے۔ اور رمضان ہمیں سبق دیتا ہے کہ خدا کی مخلوق کے ہم دلی ہمدرد بن جائیں۔ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنی مرغوب چیزوں کو ترک کیا جاتا ہے۔ اگر انسان روزے کی معنوی حقیقت کو نہ سمجھے تو اس کا بھوکا پیاسا رہنا کوئی فائدہ نہیں دیتا محرمات سے پرہیز کرتے ہوئے انسان میں ایک سچی اور پاک تبدیلی رمضان کا تقاضا ہے۔ آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ کو اس سلسلہ میں وضاحتاً پیش کیا اور باہمی انسانی ہمدردی کی تلقین فرمائی۔ اور فرمایا جب تک مسلمانوں نے ایثار۔ قربانی اور خدمت کو اپنا شعار بنایا ترقی کرتے گئے۔ آج خدا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو اسی خیر و ایثار اور خدمت و قربانی کے لئے پیدا کیا ہے جس کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس ماہ میں جو عبادات اور قربانیوں کی توفیق دی اُسے قبول فرمائے اور اپنا دائمی پیار ہمیں نصیب کرے۔

خطبہ ثانیہ میں آپ نے خدا کی رضا کے حصول۔ قیام توحید۔ رحمۃ للعالمین کے وجود کو حقیقی رنگ میں پیش کرنے اور اسے شناخت کرنے اور خدمت اسلام کی توفیق پانے کے لئے۔ حضور انور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر۔ مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی، جملہ مبلغین، معلمین، دکھی مخلوق، مریضوں کے لئے دعا کے اعلان کئے۔ اور فرمایا کہ ہماری اتنی ضرورتیں ہیں کہ ہم مانگتے مانگتے تھک جائیں گے، خدا تعالیٰ عطا کرتے نہیں تھکتا۔ خدا تعالیٰ ہمارے لئے اس عید کو حقیقی عید بنا دے۔ آخر پر آپ نے فرمایا کہ باہر سے تشریف لانے والے ہمارے بھائیوں کے لئے لنگر خانہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام میں انتظام کیا گیا ہے لہٰذا کھانا تناول فرما کر جائیں۔ اس سلسلہ میں اگر کمی رہ جائے تو ہمیں معاف فرمائیں۔ ازاں بعد آپ نے اجتماعی دعا کرائی۔

دعا کے بعد احباب نے ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دی۔ اور مصافحہ و معانقہ کیا۔ اس موقعہ پر مضافات قادیان سے تشریف لانے والے احباب کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر سے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے کمروں اور برآمدے میں مکرم وحید احمد صاحب افسر لنگر خانہ نے بمع اپنے عملہ اور مقامی خدام و احباب کی معاونت میں جملہ مہمانوں کی پُرتکلف کھانے سے ضیافت کی۔ دعا ہے کہ مولیٰ کریم خلافت رابعہ کے بابرکت دور میں غلبۂ اسلام اور رضائے باری تعالیٰ کی حقیقی عید دیکھنا ہمیں نصیب فرمائے۔ آمین۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ قادیان میں عیدالفطر کی مبارک تقریب کی خبریں ٹی وی جالندھر اور متعدد اخبارات میں بھی نشر ہوئیں۔

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان

لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ مُحمّد رّسُولُ اللّٰہ
ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ ہجرت ۱۳۶۹ ہش

۱۰ جُون کی کشفی، تاریخی اور واقعاتی عظمت

اسلام ایک ایسا پاکیزہ اور منفرد مذہب ہے جو ہر زمانہ میں تازہ بتازہ روحانی پھل دیتا رہتا ہے۔ آج یہ پھل بطفیل حضرت اقدس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم خلافت احمدیہ کے مقدس وجود میں سطح زمین پر سایہ فگن ہیں۔ ؎

ہم ہوئے خیرِ اُمم تجھ سے ہی اے خیرِ رُسل
تیرے بڑھنے سے قدم آگے بڑھایا ہم نے (دُرِّ ثمین)

بدر کی اسی اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو خطبۂ جمعہ طبع ہو رہا ہے اس میں حضور انور نے ۱۰ جون بروز جمعہ کی وہ عظمت بیان فرمائی ہے جو آپ کے اپنے مقدس وجود سے نہایت گہرا اور معجزانہ تعلق رکھتی ہے۔ اس کا آغاز اس طرح ہوا کہ آپ نے ایک عجیب کشفی نظارہ دیکھا جس کا ایک حصّہ درج ذیل ہے۔ فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کی عجیب شان ہے کہ ادھر غم بڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ادھر بظاہر تاریکی چھا رہی ہوتی ہے اور کوئی رستہ دکھائی نہیں دیتا انسان کو نکلنے کا۔ ادھر اللہ تعالیٰ بشارتوں پہ بشارتیں دیتا چلا جاتا ہے۔ ابھی چند دن پہلے دو تین دن پہلے کی بات ہے کہ شدید بے چینی اور بے قراری تھی۔ بعض اطلاعات کے نتیجے میں۔ اور ظہر کے بعد میں سستانے کے لئے لیٹا ہوں تو میرے مُنہ سے جُمعہ جُمعہ کے الفاظ نکلے۔ اور ساتھ ہی ایک گھڑی کے ڈائل کے اُوپر جہاں دسؔ کا ہندسہ ہے وہاں نہایت ہی روشن حروف میں دس چمکنے لگا۔ اور خواب نہیں تھی۔ وہ ایک کشفی نظارہ تھا۔ وہ جو دس دکھائی دے رہا تھا باوجود اس کے کہ وہ دس کے ہندسے پر دسؔ تھا جو گھڑی کے دسؔ ہوتے ہیں لیکن میرے ذہن میں وہ دسوؔیں تاریخ آرہی تھی کہ FRIDAY THE TENTH یہ انگریزی میں مَیں کہہ رہا تھا — *Friday the tenth* اور ویسے وہ گھڑی تھی۔ اور گھڑی کے اُوپر دسؔ کا ہندسہ تھا۔ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کونسا جمعہ ہے جس میں خدا تعالیٰ نے یہ روشن نشان ظاہر فرمانا ہے۔" (بدر ۱۱ اپریل ۱۹۸۵ء)

اس کشفی نظارہ سے عیاں ہے کہ بالخصوص ۱۰ جون اور جمعہ اور بالعموم دسؔ تاریخ اور جمعہ اور عددؔ دس سے عظیم الشان نشانات ظاہر ہونے کے اعتبار سے حضور انور کے مقدس وجود کا گہرا اور معجزانہ تعلق ہے۔

چیلنج مُباہلہ اس کشفی نظارہ کے ساڑھے تین سال بعد حضور انور نے ٹھیک ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو مکذبین کے سربراہوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ جس کے بعد تھوڑے عرصہ کے اندر ہی منفی اور مثبت احمدیت کے حق میں نشانات ظاہر ہونے شروع ہو گئے۔ (مولانا اسلم قریشی کی بازیابی اور ضیاء الحق کی ہلاکت اور جماعت احمدیہ کو خدمتِ اسلام کی غیر معمولی توفیق وغیرہ) دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مخالفین احمدیت کے ضمیر کو بیدار کر دے ؎

برف کی سِل بھی تو حدت سے پگھل جاتی ہے
کیوں نہ ان لوگوں کو سینے سے لگایا جائے

رُوسی ممالک میں اسلام کے حق میں انقلاب کمیونسٹ رُوس جو زمین سے خُدا کا نام اور آسمان سے خُدا کا وجود مٹانے کا دعویٰ لے کر کھڑا ہوا تھا اس میں بھی احمدیت کے عظیم اور پہلے مبلّغ حضرت مولوی ظہور حسین صاحب بھی ۱۰ دسمبر کو داخل ہوئے تھے۔ اور صد سالہ جشن تشکر ۱۹۸۹ء میں دیوارِ برلن بھی ۱۰ نومبر ۱۹۸۹ء بروز جمعہ ہی گرائی گئی تھی۔ فتفکّر فی ھٰذا ؎

لشکر ہے نہ پرچم ہے نہ دولت ہے نہ ثروت
ہم خاک نشینوں کے ہیں نام اَور طرح کے

ماضی کا ریکارڈ جب ہم ماضی کا ریکارڈ دیکھتے ہیں تو یہی حقائق ہمیں وہاں بھی دکھائی دیتے ہیں۔ حضرت مُصلح موعُود رضی اللہ عنہُ نے آج سے ۴۴ سال قبل ایک رؤیا رقم فرمائی تھی۔ اس میں بھی صاف صاف حضرت مرزا طاہر احمد (موجودہ خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہُ اللہ تعالیٰ) کے متعلق پیشگوئی دکھائی دیتی ہے اور ۱۰ جون کا بھی اس سے تعلق موجود ہے۔ فرمایا:-

"دس اور گیارہ جون کی شب میں مَیں نے دیکھا گویا مَیں کسی جگہ گیا ہُوں ..... ہاں یاد آیا کہ اس مکان میں جانے سے پہلے مجھے سیّد ولی اللہ شاہ صاحب ملے ہیں لیکن سلام کرکے بغیر کوئی بات کرنے کے چلے گئے ہیں ..... وہاں سے گھر کی طرف جلد جلد قدم اُٹھاتا ہُوا چل پڑا۔ اس وقت میرے دل میں خیال آیا ہے کہ جس مکان میں مَیں ٹھہرا ہوں، حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے بھی اسی میں پناہ لی تھی۔ جب مَیں اس طرف جا رہا تھا مجھے سیّد ولی اللہ شاہ صاحب پھر ملے۔ اور انہوں نے کہا کہ مَیں جب آیا تھا میرے ساتھ میری بیوی کے علاوہ خاندان کی کچھ مستورات بھی تھیں۔ اور مَیں اُن کو چھوڑنے چلا گیا پھر انہوں نے بعض کے نام لئے کہ فلاں فلاں مستورات تھیں۔ اور ایک کا نام انہوں نے غلام مرزا لیا۔ مَیں سمجھتا ہوں یہ ان کی کسی قریبی عزیزہ کا نام ہے۔ میں پہلے حیران ہُوا کہ یہ کیسا نام ہے۔"

حضرت مُصلح موعُود رضی اللہ عنہُ نے اسی جگہ اس کی تعبیر فرماتے ہوئے فرمایا:-

"یہ جو غلام مرزا نام بتایا گیا ہے شاید غلام مرزا سے مراد اُمّ طاہر مرحُومہ ہوں کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک لمبے عرصہ تک خدمت کا موقعہ دیا۔ یا شاید شاہ صاحب کے خاندان کا کوئی اَور فرد مراد ہو۔" (الفضل ۲۰ جون ۱۹۴۶ء)

آج واقعاتی حقائق نے بتا دیا ہے کہ یہ رؤیا جو ۱۰-۱۱ جون کی درمیانی شب دیکھا گیا اس میں "غلام مرزا" سے مراد حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہُ اللہ تعالیٰ کا مقدس وجود ہے۔ کیونکہ آج دسؔ جُون سے حضور کا گہرا تعلق ثابت ہو چکا ہے۔ اور حضرت مریم اُمّ طاہر رضی اللہ عنہا حضور کی والدہ محترمہ ہیں۔ اور حضرت سیّد ولی اللہ شاہ صاحبؓ حضور کے حقیقی ماموں ہیں۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان حدیث کے مطابق اُمّتِ محمدیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے جانشین کے مقابل ایک فرعون صفت آدمی ہلاک ہونے والا تھا جس کی نہایت ایمان افروز وضاحت حضرت مُصلح موعود رضی اللہ عنہُ سُورہ فجر کی تفسیر (تفسیر کبیر) میں فرما چکے ہیں۔ اس کے مطابق حضور انور کے چیلنج مباہلہ کے نتیجہ میں فرعونِ زمانہ ضیاء الحق عبرتناک طور پر ہلاک ہو گیا۔ اور یہ بھی ایک ایمان افروز توارد ہے کہ مندرجہ بالا رؤیا جس کا دسؔ جون سے تعلق ہے جس الفضل میں شائع ہُوا اسی پرچہ میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (موجودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہ اللہ تعالیٰ) کے میٹرک کے امتحان میں کامیاب ہونے کا اعلان بھی شائع ہُوا ہے اور اس طرح بھی دسؔ کے عدد سے میٹرک کا تعلق ہے۔ علاوہ ازیں حضور انور ۱۰ جون ۱۹۸۲ء کو مسندِ خلافت پر متمکّن ہوئے تھے۔

طاہر احمد حضرت اقدس مُصلح موعود رضی اللہ عنہُ کے ایک پُرانے رؤیا میں طاہر احمد۔ ہجرت اور رُوس کے الفاظ بھی استعمال ہوئے ہیں جسے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرّابع ایدہُ اللہ تعالیٰ اپنی مقدس ذات پر چسپاں کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس رؤیا میں حضرت مُصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا کہ ہمارے مُلک میں حالات خطرناک ہو چکے ہیں۔ اس قسم کے ہو گئے ہیں کہ مجھے وہاں سے ہجرت کرنی پڑ رہی ہے۔ اور اس ہجرت کے دوران میری گود میں میرا ایک بچّہ جس کا نام طاہر احمد ہے اور اس کے علاوہ اَور کوئی بچّہ ساتھ نہیں۔ اس ہجرت کے دوران مَیں ایک نئے مُلک میں پہنچتا ہوں اور اس مُلک میں داخل ہو کر مَیں ان سے پُوچھتا ہوں کہ وہ کون لوگ ہیں تو ایک آدمی ہلکی آواز میں احتیاط کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ اونچا نہ بولیں ہم احمدی ہیں اور یہ سارا گاؤں اور اس علاقہ میں جو ہم لوگ ہیں یہ سب احمدی ہیں۔ لیکن ہم حالات کی مجبوری سے اپنے آپ کو چھپائے ہُوئے ہیں۔ یہ رؤیا اس بات پر ختم ہو گیا۔

اب یہ کوئی اتفاقی بات نہیں تھی کہ رُوس کا تعلق دوبارہ احمدیت سے قائم ہونا میرے زمانے میں ہو۔ یہ سارے مقدر کے فیصلے تھے۔ جن کے آپس میں ٹانکے ملے ہوئے ہیں۔ اور پھر مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے *Friday the tenth* دکھانا اور *Friday the tenth* کو وہ حیرت انگیز انقلاب برپا ہونے جن کی روشنی میں روس کے اسلام میں داخل ہونے یا جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کے داخل ہونے کے لئے دروازے کھلیں اور نئے امکانات روشن ہوں۔ اور یہ بھی عجیب بات ہے اور کوئی اتفاق نہیں بلکہ مقدر تھا کہ جماعت احمدیہ کے خلفاء میں سے صرف میں ہوں جس کے ساتھ متعدد روسی مسلمان علماء اور صاحب دانش لوگوں نے ذاتی رابطہ کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک بھی خلیفہ اس سے پہلے نہیں گزرا جس کا کسی روسی راہنما سے ذاتی رابطہ ہُوا ہو۔ ایک نہیں۔ دو نہیں۔ تین نہیں متعدد رابطے ہُوئے جن میں ہماری طرف سے کسی کوشش کا دخل نہیں۔" (خطبہ جُمعہ حضور اور مطبوعہ اشاعت ہذا بدر)

؎
تیرے اے میرے مربّی کیا عجائب کام ہیں
گرچہ بھاگیں جبر سے دیتا ہے قسمت کے ثمار (دُرِّ ثمین)

عبد الحق فضل

خطبۃ جمعۃ المبارک

روس کے متعلق قریباً سب احمدی جانتے ہیں بچے بچے کو علم ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی تھی کہ وہ جماعت احمدیہ کو روس میں ریت کے ذروں کی طرح پھیلا دے گا اور ایک رؤیا میں آپ نے روس کے عصا کو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے دیکھا۔ اور وہ عصا بھی تھا اور

بندوق کی نالیوں کی طرح اس عصا کے اندر نالیاں بھی تھیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۳ تبلیغ (فروری) ۱۳۶۹ ہش / ۱۹۹۰ء بمقام مسجد فضل لندن

محترم منیر احمد جاوید صاحب مبلغ سلسلہ دفتر P.S. لندن کا قلمبند کردہ یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

گذشتہ سال ایک خطبے میں مَیں نے دیوارِ برلن کے گرنے کا ذکر کیا تھا اور یہ بتایا تھا کہ اس صدی کے اہم ترین واقعات میں سے ایک یہ واقعہ ہے اور بلاشبہ سال ۱۹۸۹ء میں ہونے والے تمام واقعات میں سب سے زیادہ اہم یہ واقعہ تھا۔ چنانچہ تمام دنیا کے اخبارات میں اس روز یعنی دوسرے روز، جب یہ واقعہ ہوا ہے۔ رات کو واقعہ ہوا صبح دوسرے دن یہی سرخیاں لگیں اور سب سے زیادہ اہم اس بات کو قرار دیا گیا کہ دیوارِ برلن گر گئی ہے۔

اس سلسلے میں مجھے چند دن ہوئے اسلام آباد سے نصیر احمد صاحب طارق کی ایک چٹھی موصول ہوئی جس میں انہوں نے بعض ایسی باتوں کی طرف میری توجہ مبذول کروائی جن کی طرف پہلے میرا خیال نہیں گیا تھا۔ چنانچہ ان کا خط پڑھ کے پھر مَیں نے اس پر پوری تحقیق کروائی تو معلوم ہوا کہ جو باتیں انہوں نے لکھی تھیں وہ بالکل درست ہیں۔

جس دن یہ دیوار گرائی گئی ہے، سورج غروب ہو چکا تھا اور اگلے دن کی رات چڑھ چکی تھی۔ اسلامی حساب سے گویا دن کی تاریخ سورج کے غروب ہونے کے ساتھ ختم تھی اور ایک نئے دن کی رات طلوع ہوئی تھی جہاں تک انگریزی کیلنڈر کا تعلق ہے نیا دن رات کے بارہ بجے شروع ہوا اور پھر وہ اگلے دن رات کے ۱۲ بجے تک جاری رہا۔ قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ

وہ ۱۰ تاریخ تھی اور جمعہ کا دن تھا

اور جتنے اخبارات میں دنیا میں یہ خبریں شائع ہوئیں ان پر FRIDAY THE 10TH کا عنوان لگا ہوا تھا۔ DATE LINE ان کی یہ بنتی تھی۔ اور دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ یہ وہ FRIDAY ہے جب سے خدا تعالیٰ نے کشفاً مجھے یہ واقعہ دکھایا تھا، پہلا FRIDAY ہے جو اسلامی مہینے کے لحاظ سے بھی اور انگریزی مہینے کے لحاظ سے بھی FRIDAY THE 10TH کہلا سکتا ہے۔ اور پوری طرح یہ دونوں تاریخیں ایک دوسرے کے ساتھ منطبق ہو گئی تھیں تو اول تو انگریزی تاریخوں کا اسلامی تاریخوں کے ساتھ منطبق ہو جانا یہ کم کم ہوتا ہے اور پھر یہ اس پر مزید اضافہ کہ وہ صرف تاریخوں کا اتفاق نہیں تھا بلکہ جمعہ کے دن یہ اتفاق ہوا اور اسی دن یہ حیرت انگیز واقعہ بھی رونما ہوا۔

اس کے متعلق اخبارات نے جو مختلف خبریں لگائی ہیں، یہ اس کی تفصیل میں جانے کا تو وقت نہیں لیکن ایک اخبار وطن (WEEKLY) لندن نے جو بیان کیا ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگلا دن یعنی ۱۰ تاریخ شروع ہونے کے وقت دراصل دیوارِ برلن کے اوپر حملہ ہوا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ۔

"حکومت نے اپنی سرحدیں کھول لے اور اپنے شہریوں کو مغرب کی طرف جانے کی اجازت دے دی اور پھر کیا تھا، شہریوں کا ایک سیلاب آگیا اور نصف شب کے بعد لوگوں نے دیوارِ برلن پر ہلّہ بول دیا۔"

پس نصف شب کے بعد ہلّہ بولنا یہی معنی رکھتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف اسلامی لحاظ سے ہی وہ دسویں تاریخ شروع نہیں ہوئی تھی بلکہ انگریزی کیلنڈر کے لحاظ سے بھی دیوار برلن پر جب ہلّہ بولا گیا ہے تو دسویں تاریخ شروع ہو چکی تھی

اس سلسلہ میں مذہبی نقطۂ نگاہ سے جو اہمیت ہے اس کے متعلق میں کچھ باتیں آپ کو یاد دلانی چاہتا ہوں جو جماعت احمدیہ کی تاریخ سے تعلق رکھتی ہیں۔

روس کے متعلق قریباً سب احمدی جانتے ہیں۔ بچے بچے کو یہ علم ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری دی تھی کہ

وہ جماعت احمدیہ کو روس میں ریت کے ذروں کی طرح پھیلا دے گا

اور ایک رؤیا میں آپ نے روس کے عصا کو اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے دیکھا اور وہ عصا بھی تھا اور بندوق کی نالیوں کی طرح اس عصا کے اندر نالیاں بھی تھیں۔ یہ پیشگوئیاں جماعت میں عام ہیں یعنی ان کا علم عام ہے اور سب نظریں لگائے بیٹھے رہے ہیں کہ کب خدا تعالیٰ ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے آثار ظاہر فرمائے گا۔ اس سلسلے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جماعت کو بار بار تحریک بھی کی۔ ان دنوں میں یعنی انقلاب روس کے بعد شروع کے دس پندرہ سال تک باہر کی دنیا کے لئے روس کے علاقے میں داخل ہونا بہت ہی مشکل تھا۔ بعد ازاں سہولتیں پیدا ہوئیں لیکن پابندیاں بھی جاری رہیں۔ ان دنوں میں تو بہت ہی مشکل کام تھا اور خطرناک کام تھا۔ اس لئے باقاعدہ جماعت کی طرف سے مبلغ تو وہاں بھجوایا نہیں جا سکتا تھا یعنی اجازت لے کر اور ویزا حاصل کر کے لیکن حضرت مصلح

موعودؓ نے جماعت کو یہ توجہ دلائی کہ کچھ ایسے لوگ نکلیں جو روس تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے اپنے آپکو پیش کریں اور اس راہ میں قربانیاں دیں۔

اس سلسلے میں جو اہم کردار

حضرت مولوی ظہور حسین صاحب

نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ادا کیا وہ تاریخ میں دہرانی چاہتا ہوں تاکہ روس کے تعلق میں ابتدائی خدمت کے وہ واقعات بھی آپ کے سامنے آجائیں اور اس مجاہد اوّل مولوی ظہور حسین صاحب کے لئے اور اُن کے لئے جو ان کے ساتھ شامل ہوئے تھے دعا کی بھی تحریک ہو۔ انہوں نے روس سے واپس آنے کے بعد کچھ عرصہ تو ایسی حالت میں گذارا کہ ان کو اپنے دماغ پر کوئی کنٹرول نہیں تھا۔ اتنا شدید اُن کو وہاں عذاب دیا گیا۔ ایسی ایسی تکلیفیں دی گئیں کہ اس کے نتیجے میں وہ اپنے ہواس کھو بیٹھے تھے۔ جب ان کو ترکی کی سرحد سے پار باہر پھینک دیا گیا تو اتفاق سے کسی نے اندازہ لگا کر کہ یہ ہندوستانی ہے، ان کو برٹش ایمبسی میں پہنچا دیا اور چونکہ وہ پاگل پن کی حالت میں بھی "قادیان قادیان" بار بار کہتے تھے۔ اس لئے کسی برٹش آفیسر کو یہ معلوم ہو گیا کہ یہ ہندوستان کے شہر یا قصبے قادیان کا رہنے والا ہے۔ چنانچہ انہوں نے جماعت سے تعلق قائم کیا اور پھر ان کو وہاں بھجوا دیا گیا۔ یہ وقتی دور جو بدحواسی کا تھا یہ زیادہ لمبا عرصہ نہیں چلا لیکن وہ جو تعذیب کے نشانات تھے، وہ ساری عمر بدن پر قائم رہے اور ہم نے بھی بچپن میں بارہا وہ دیکھے۔ سارے جسم پر چھلنے کے اور تکلیفوں کے آثار باقی رہے تھے۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے بعد میں ایک لمبا عرصہ جماعت احمدیہ کی مختلف حیثیتوں سے خدمت کی اور ایک کتاب "آپ بیتی" کے نام سے شائع کی جس میں مختصراً روس کے واقعات کا ذکر ہے۔

اس کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ جولائی ۱۹۲۴ء میں آپ دو دیگر مبلغین محمد امین خان صاحب اور صاحبزادہ عبدالمجید صاحب صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روس کے سفر پر روانہ ہوئے۔ عبدالمجید صاحب کو تو رستے میں ایران میں ٹھہر جانا تھا کیونکہ وہ ایران کے لئے مبلغ مقرر ہوئے تھے اور محمد امین خان صاحب اور مولوی ظہور حسین صاحب کے سپرد یہ کام تھا کہ یہ غیر قانونی طور پر کسی طرح بھی بس چلے ایران کی طرف سے روسی سرحد پار کر کے روس میں داخل ہو جائیں۔ مولوی ظہور حسین صاحب مشہد میں بیمار ہو گئے اور وہاں رکنا پڑا۔ مولوی محمد امین خان صاحب کچھ انتظار کے بعد اکیلے ہی سفر پہ روانہ ہو گئے اور بخیریت بخارا پہنچ گئے۔ یہ وہی محمد امین خان صاحب ہیں جن کے ایک صاحبزادے بشیر احمد خان صاحب انگلستان کی جماعت کے فرد ہیں اور غالباً یہ منسلکھم میں رہائش رکھتے ہیں۔

مولوی ظہور حسین صاحب بعد میں جب اکیلے روس میں داخل ہوئے تو

وہ بھی ۱۰ تاریخ تھی اور یہ ۱۰ دسمبر کا دن تھا۔

آپ ARTHAK پہنچے لیکن جب آپ بخارا جانے کے لئے یہاں طے ہوا تھا کہ یہ اور محمد امین خان صاحب ملیں گے، ریلوے سٹیشن پر پہنچے تو وہاں آپ کو گرفتار کر لیا گیا اور اس کے بعد پھر ایک لمبا دور آپ کو اذیتیں دینے کا شروع ہوا۔ اسی حالت میں جب کہ آپ قید تھے چونکہ آپ کو روسی زبان نہیں آتی تھی، کوئی ساتھیوں سے رابطہ نہیں تھا تو آپ نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ظہور حسین! آپ جیل میں تبلیغ نہیں کرتے۔ اس رؤیا سے وہ خدائی منشاء سمجھ گئے اور اپنے ساتھیوں سے روسی زبان سیکھنی شروع کر دی اور چونکہ کچھ مسلمان قیدی بھی ساتھ تھے اس لئے ان سے زبان بھی سیکھی اور ان کو تبلیغ

بھی شروع کی۔ چنانچہ

سب سے پہلا روس میں جو احمدی ہوا ہے وہ جیل میں ہوا ہے

اور اس طرح سنت یوسفی دہرائی گئی۔ مولوی صاحب کو نمازوں میں منہمک دیکھتے اور جس طرح اُن کی طبیعت میں غیر معمولی رقت پائی جاتی تھی یہ انہوں نے کتاب میں تو ذکر نہیں کیا لیکن ہم جو بچپن سے ان کو جانتے ہیں۔ ہمیں علم ہے کہ وہ بہت ہی رقیق القلب تھے اور جلد جذباتی ہو جایا کرتے تھے تو نمازوں میں بھی اُن کی یہی کیفیت ہوا کرتی تھی۔ اس کا اور ان کی تلاوت کا اُن کے ساتھیوں پر گہرا اثر ہوا اور اسی کے نتیجے میں ان کو زیادہ دلچسپی پیدا ہوئی۔ اُن کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ روس میں وہ شخص جو سب سے پہلے احمدی مسلمان ہوا ہے وہ

عبداللہ خان

تھا۔ یہ عبداللہ خان تاشقند کا رہنے والا تھا اور اپنے علاقے کا بہت بڑا اور بارسوخ انسان تھا۔ عبداللہ خان کے ذریعے پھر اور قیدیوں میں بھی احمدیت میں دلچسپی پیدا ہوئی اور کئی اور قیدیوں نے ان کی معرفت پھر بیعتیں کیں۔

یہ واقعہ آپ جانتے ہیں ۱۹۲۴ء کا ہے۔ اس کے بعد مولوی ظہور حسین صاحب کے ساتھ مرکز کا جو رابطہ کچھ عرصہ کٹا رہا۔ پھر جب وہ واپس آئے تو اس وقت اتنی ہوش نہیں تھی کہ بتائیں۔ کہاں کہاں احمدی ہیں اور ان سے کس طرح رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ رابطہ بالکل کٹ گیا اور رابطے کٹنے کے باوجود مولوی ظہور حسین صاحب ہمیشہ اس بات پر مُصر رہے اور اس بات کے قائل رہے کہ وہاں احمدیہ جماعتیں قائم ہو چکی ہیں جو قائم ہیں اور پھیل بھی رہی ہوں گی۔ لیکن ہمیں اُن کی تفاصیل کا کوئی علم نہیں تھا۔ سب سے پہلے مجھے روس میں جماعت احمدیہ کے متعلق جو علم ہوا ہے وہ ایک روسی انسائیکلو پیڈیا کے مقالہ سے ہوا جو انگلستان سے غالباً رشید احمد صاحب چغتائی نے یا کسی نے معلوم کر کے مجھے مطلع کیا کہ یہاں ایک روسی انسائیکلو پیڈیا شائع ہوا ہے جس میں جماعت احمدیہ کے اوپر ایک روسی سکالر نے مقالہ لکھا ہے اور اس مقالے میں احمدیت کے متعلق کئی قسم کی باتیں درج ہیں۔ چنانچہ میں نے تحقیق کر کے اُس مقالے کو حاصل کیا اور اس کے انگریزی اور اردو میں تراجم کروائے اور اُن تراجم سے بعض بہت دلچسپ باتیں سامنے آئیں ان میں سے ایک یہ بھی کہ روسی مقالہ نگار نے بڑی تحدی کے ساتھ یہ لکھا کہ

روس میں بھی احمدیہ جماعتیں موجود ہیں

لیکن ان کا تعلق اپنے مرکز سے کٹ چکا ہے اور اس کی وجہ مقالہ نگار نے یہ بیان کی کہ ان کو غالباً اپنے مرکز سے یہ ہدایت ہے کہ روس میں رہتے ہوئے ہم سے تعلق نہ رکھو۔ یہ بات تو غلط ہے غالباً انہوں نے اس بات کو چھپانے کے لئے یعنی اس پر پردہ ڈالنے کے لئے کہ روس نے مذہبی جماعتوں کو بیرونی دنیا سے تعلق رکھنے پر روکیں عائد کر رکھی ہیں یہ ایک بہانہ تراشا اور باوجود اس کے کہ یہ تسلیم کیا کہ جماعتیں موجود ہیں لیکن یہ بات غلط کہہ دی کہ مرکز نے گویا جماعتوں کو ہدایت دے رکھی ہے کہ ہم سے رابطہ نہ کرو۔ اب سوال یہ ہے کہ ان سے رابطہ کیسے ہونا تھا اور خدا کی تقدیر میں کیا مقدر تھا۔ اس بات کو بیان کرنے کے لئے آپ کو میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک رؤیا بتاتا ہوں۔

اس رؤیا میں حضرت مصلح موعودؓ یہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ہمارے ملک میں حالات خطرناک ہو چکے ہیں۔ اس قسم کے ہو گئے ہیں کہ مجھے وہاں سے ہجرت کرنی پڑ رہی ہے اور اس ہجرت کے دوران میری گود میں میرا ایک بچہ ہے

جس کا نام طاہر احمد ہے

اور اس کے علاوہ اور کوئی بچہ ساتھ نہیں۔ اس ہجرت کے دوران میں ایک نئے ملک میں پہنچتا ہوں اور اس ملک میں داخل ہو کر میں اُن سے پوچھتا ہوں کہ یہ کون سا ملک ہے تو وہ بتاتے ہیں کہ روس ہے اور جب میں ان لوگوں سے گفتگو کرتا ہوں اور ان کے متعلق پوچھتا ہوں کہ وہ کون لوگ ہیں تو ایک آدمی ہلکی آواز میں احتیاط کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بتاتا ہے کہ اونچا نہ بولیں ہم احمدی ہیں۔ اور یہ سارا گاؤں اور اس علاقے میں جو ہم لوگ ہیں، یہ سب احمدی ہیں لیکن ہم حالات کی مجبوری سے اپنے آپ کو چھپائے ہوئے ہیں۔ یہ رؤیا اسی بات پر ختم ہو گیا۔

اب یہ کوئی اتفاقی بات نہیں تھی کہ روس کا تعلق دوبارہ جماعت احمدیہ سے قائم ہونا میرے زمانے میں ہو۔ یہ سارے مقدر کے فیصلے تھے جن کے آپس میں تانے بانے ملے ہوئے ہیں اور پھر مجھے ہی اللہ تعالیٰ نے FRIDAY THE 10 TH دکھایا اور FRIDAY THE 10 TH کو وہ حیرت انگیز انقلاب برپا ہوئے جن کی روشنی میں روس میں اسلام کے داخل ہونے یا جماعت احمدیہ کے ذریعے اسلام میں داخل ہونے کے نئے دروازے کھلیں اور نئے امکانات روشن ہوں اور یہ بھی عجیب بات ہے اور کوئی اتفاق نہیں بلکہ مقدر تھا کہ جماعت احمدیہ کے خلفاء میں سے صرف میں ہوں جس کے ساتھ متعدد روسی مسلمان علماء اور صاحب دانش لوگوں نے ذاتی رابطہ کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک بھی خلیفہ اس سے پہلے نہیں گزرا جس کا کسی روسی راہنما سے ذاتی رابطہ ہوا ہو۔ ایک نہیں، دو نہیں، تین نہیں، متعدد رابطے ہوئے اور ایسے رابطے ہوئے جن میں ہماری طرف سے کسی کوشش کا دخل نہیں۔ خدا تعالیٰ نے خود اس کے سامان پیدا فرما دیئے اور جس طرح وہ سامان پیدا ہوئے ہیں، ان میں جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ نہ ہماری کوشش کا دخل تھا نہ اتفاقات تھے بلکہ خدا کی واضح تقدیر ان میں کارفرما دکھائی دیتی ہے۔

پہلے روسی عالم

جو عالمی شہرت رکھتے ہیں جن کی مجھ سے ملاقات ہوئی، وہ الحاج عبد اللہ ئیف (ABDULLAYEV) تھے جس دن اُن سے ملاقات ہوئی، اس کے دوسرے یا دو تین دن بعد جمعہ تھا اور میں نے جمعہ میں بیان بھی کیا تھا کہ روس کے ایک بہت ہی مقتدر مسلمان تشریف لائے تھے اور اُن سے ملاقات ہوئی تھی اور اس کے بعد داغستان کے علاقے کے مسلمان راہنما بھی ملے اور آذر بائیجان کے علاقے کے مسلمان راہنما بھی ملے اور اس کے علاوہ بھی متعدد ایسے اہم لوگ جو کانفرنسز میں ہی یہاں تشریف لاتے رہے، آکے مجھ سے ملتے رہے اور پھر بیلا روس (BYELORUSSIA) کے مسلمان راہنماؤں میں سے ایک نے بذریعہ خط رابطہ کیا اور انہوں نے یہ بتایا کہ ان کو کسی ذریعے سے جماعت احمدیہ کا وہ کتابچہ جس میں قرآن کریم کی منتخب آیات کا روسی ترجمہ ہے، اُن تک پہنچا اور اُن کو اس کے مطالعہ سے بے حد خوشی ہوئی کیونکہ وہ لکھتے ہیں کہ اس سے بہتر روسی زبان میں کبھی قرآن کریم کا ترجمہ نہیں کیا گیا تو یہ جو سب رابطے پیدا ہوئے ہیں؛ یہ سارے ایک ہی مضمون کی کڑیاں ہیں۔ اس لئے اگر کسی کے ذہن میں یہ وہم ہو کہ

FRIDAY THE 10 TH

کا اُس دن پر اطلاق پانا کوئی اتفاقی حادثہ ہے تو اس سارے مضمون کو سننے کے بعد کوئی بہت ہی متعصب ہو گا یا طفلانہ خیال کا حامل ہو گا جو یہ اصرار کرے کہ یہ اتفاقی حادثہ تھا۔ اس دن اسلامی مہینے کا انگریزی مہینے کے ساتھ انطباق۔ اس دن جمعے کا دن ہونا۔ اس دن اس انقلابی سال کا سب سے بڑا انقلابی دن ہونا جس کے متعلق ساری دنیا نے کہا کہ یہ سال ایک غیر معمولی حیثیت کا حامل سال ہے اور تمام دوسرے اپنے اردگرد کے سالوں سے بہت ہی زیادہ نمایاں حیثیت رکھتا ہے اور پھر اس دن کا اس سال میں سے بھی چوٹی کی طرح ابھر آنا اور غیر معمولی حیثیت اختیار کر جانا اور اس سے پہلے حضرت مصلح موعودؓ کا یہ رؤیا جس کی تعبیر ظاہر ہے کہ

ہجرت کا تجھے موقعہ ملے گا۔

اور اس ہجرت کے دوران روس سے رابطہ ہو گا اور پھر ساری خلافت احمدیہ کی تاریخ میں ایک ہی خلیفہ کا روس کے ساتھ رابطہ ہونا۔ اگر یہ سارے اتفاقات ہیں تو پھر نظم و ضبط کے ذریعے واقعات کا ترتیب پانا کچھ اور ہی معنی رکھتا ہو گا۔ درحقیقت یہ ظاہر طور پر تقدیر ہے جس نے باقاعدہ ان واقعات کو منضبط کیا ہے اور ایک باقاعدہ ترتیب دی ہے۔ اور تعلق جوڑے ہیں۔

پس اس پس منظر کو بیان کرتے ہوئے جہاں میں آپکو یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ

اللہ تعالیٰ کی تقدیر حرکت میں آچکی ہے

اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے پورے ہونے کے دن قریب آرہے ہیں، وہاں اُن کی ذمہ داریاں دوبارہ یاد کراتا ہوں کہ ان قوموں نے جو روس کے ساتھ تعلق رکھنے والی ہیں، اسلامی رابطے قائم کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں۔ ایک سو قومیں ہیں جو صرف روس میں ہیں، اس کے علاوہ روس کے ماحول میں جو روس کے سیٹلائیٹس کہلاتے تھے، ان میں بھی مختلف زبانیں بولنے والی قومیں ہیں۔ ابھی ہم نے اگرچہ چند زبانوں میں اسلامی لٹریچر کے ترجمے کئے ہیں لیکن وہ انتخاب ایسا ہے کہ شاذ ہی کوئی مشرقی بلاک کا ملک ہو جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے پیش کردہ لٹریچر سمجھا نہ جا سکتا ہو۔ ایک دو زبانیں جو پیچھے رہ گئی تھیں ان میں بھی اب تراجم ہو رہے ہیں۔ جہاں پہلے صرف انتخابات شائع ہوئے تھے وہاں اب پورے قرآن کریم کے تراجم کا انتظام ہو رہا ہے۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ اگلے چند سال کے اندر اندر پورے

قرآن کریم کے تراجم کی تعداد ایک سو تک پہنچ جائیگی

اور اگلے چند مہینے کے اندر انشاء اللہ ۵۰ سے تجاوز کر جائے گی۔ پس جہاں تک تیاری کا تعلق ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ نے خود بخود کروائی ہے اور اس کا پاکستان سے میری ہجرت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

عَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـئًا وَّهُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ

سنو! بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ تمہیں ایک چیز بری دکھائی دیتی ہے۔ تکلیف دہ معلوم ہوتی ہے۔ وَّهُوَ خَيۡرٌ لَّـكُمۡ۔ لیکن وہ تمہارے لئے بہتری رکھتی ہے۔ تمہارے لئے اس میں بھلائی پائی جاتی ہے۔ اب آپ غور کر کے دیکھیں۔ اگر پاکستان میں ہی میرا قیام رہتا اور وہیں فعال مرکز رہتا تو اس صورت میں پچاس سال میں بھی ہمیں وہ توفیق نہیں مل سکتی تھی جو میرے باہر آنے کے نتیجے میں ہمیں ملی اور اس طرح دنیا کی بہت سی اہم زبانوں میں بلکہ اکثر اہم زبانوں میں نہ صرف قرآن کریم کے تراجم کرنے کی توفیق ملی اور اسلامی لٹریچر تیار کرنے کی توفیق بھی ملی جس پر کام بڑی تیزی کے ساتھ جاری ہے۔

پس جماعت احمدیہ کو یہ پکا ہوا پھل ملا ہے اور بہت سے پکے ہوئے پھل ابھی درخت پر پڑے ہیں۔ شاخوں سے لٹک رہے ہیں۔ ان کے لئے آپ کو کچھ تھوڑی سی محنت تو کرنی پڑے گی

درخت کو جھکولے تو دیئے ہوں گے۔ یہ خیال کہ لیٹے رہیں اور بیٹھے رہیں اور پاس پڑا ہوا بیر کوئی اٹھا کر آپ کے منہ میں ڈال جائے یہ تو افیمیوں والا خیال ہے اور

ہم تو دنیا کو افیم سے نجات دینے والے ہیں

نہ کہ خود افیمی بننے والے اس لئے اس جہت میں مزید حرکت کریں۔ آپ میں سے ہر ایک جو بھی توفیق پاتا ہو، اس توفیق کے مطابق ان قوموں سے اپنے تعلقات بڑھائے اور رابطے قائم کرے۔ جرمنی سے بعض احمدی نوجوانوں کو توفیق مل رہی ہے۔ وہ مجھے خط لکھتے رہتے ہیں اور پتہ چلتا ہے۔ مثلاً ہمارے سندھ کے ایک دوست منور خالد صاحب وہاں جرمن زبان بھی سیکھ رہے ہیں اور ساتھ روسی زبان بھی سیکھتے ہیں یا روسیوں سے تعلقات بہرحال ضرور ہیں۔ زبان کا مجھے یاد نہیں رہا کہ انہوں نے ذکر کیا تھا کہ نہیں مگر ان کی دعوت وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔ ان سے ملاقاتیں ہوتی رہتی ہیں۔ پھر دونوں اپنی حسبتیں بھی بڑی ان کو آتی ہے اس میں مذہبی تبادلہ خیالات کرتے ہیں اور ان کی رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ بہت تیزی کے ساتھ اور بڑی گہری دلچسپی لی جا رہی ہے اور جہاں جہاں بھی احمدیت کا پیغام پہنچتا ہے وہاں مشرقی یورپ کی قومیں فوراً متوجہ ہوتی ہیں اور جب ان کو فرق معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا آرتھوڈاکس (ORTHODOX) اسلام سے یعنی وہ اسلام جو از منہ وسطی سے تعلق رکھتا ہے، کیا فرق ہے تو ان کی دلچسپی اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ تو جرمنی میں تو رابطے ہو رہے ہیں۔ باقی دنیا میں بھی روسی اور دیگر مشرقی دنیا کے لوگ موجود ہیں ان سے جو احمدی بھی اپنے رابطے قائم کر سکتا ہے اور بڑھا سکتا ہے اور پھر ذاتی تعلقات اور حسن و احسان کے ذریعے ان پر نیک اثر قائم کر سکتا ہے، اس کو ضرور کرنا چاہیئے اور اس ضمن میں اگر لٹریچر چاہیئے تو دنیا کی ہر جماعت میں ایک لٹریچر موجود ہے اور اگر نہیں تو ان کا کام ہے کہ مرکز سے رابطہ کر کے وہ لٹریچر حاصل کریں۔

اس سلسلے میں آخری بات میں یہ کہنی چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کو اس کام میں خصوصیت کے ساتھ دلچسپی لینی چاہیئے۔ میں نے اپنے ایک گذشتہ خطبے میں یہ بتایا تھا کہ ہم نے جو لٹریچر شائع کیا ہے وہ الماریوں یا صندوقوں کی زینت بنانے کے لئے نہیں بلکہ تقسیم کے لئے کیا ہے اور ساری دنیا کی جماعتوں کو ہدایت کی تھی کہ وہ جائزہ لیں کہ ان کے ملکوں میں کون کون سی غیر قومیں آباد ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں کئی ملکوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رپورٹیں مل رہی ہیں اور بہت سے امراء بڑی توجہ کے ساتھ اس ہدایت کی تعمیل میں جائزے لے کر مجھے رپورٹیں بھجوا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر امراء اس خصوصی کام کو یعنی مشرقی یورپ کی قوموں سے تعلق قائم کرنا اور ان میں احمدیہ لٹریچر تقسیم کرنا۔ اس کام کو اگر وہ ذیلی تنظیموں کے سپرد کر دیں تو ان کو بھی سہولت ہو جائے گی اور ذیلی تنظیمیں غالباً بہتر رنگ میں یہ کام کر سکیں گی۔ ایک امیر کے لئے کام لینے کے دو طریق ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ جماعت کو عمومی ہدایت دے دے اور اس کی شعبے کے سیکرٹری کو مقرر کر دے کہ تم ان سے رابطے کرو۔ اس طریق پر سب کام چلتے ہیں لیکن ان کاموں میں ذرا نرمی پائی جاتی ہے۔ رفتار ذرا کم ہوتی ہے اور جسے انگریزی میں CASUAL کہا جاتا ہے۔ آرام آرام سے لوگ بات کو لیتے ہیں اور اتنی زیادہ اہمیت بھی نہیں دیتے۔ بعض دیتے بھی ہیں لیکن بالعموم کچھ لوگوں کو توفیق مل جاتی ہے۔ لیکن ذیلی تنظیموں کے سپرد اگر خصوصی کام کیا جائے تو نسبتاً زیادہ افراد زیادہ ذمہ داری کے ساتھ اور مہم کی صورت میں کام کرتے ہیں۔ نئی تبدیلیاں جو ذیلی تنظیموں میں کی گئی ہیں، ان میں ایک یہ بھی مقصد تھا کہ اس سے پہلے جو بعض مصلحتوں کی وجہ سے امارتوں سے ذیلی تنظیموں کو بالکل الگ کر دیا گیا تھا، ان کو دوبارہ امارتوں کے ساتھ مانوس کیا جائے اور تنظیم کے لحاظ سے اگر ۱۰۰ فیصدی ماتحت نہ بھی کیا جائے تو ان کے روابط ایسے ہو جائیں کہ امراء ان کو اپنا دست و بازو سمجھتے ہوئے ان سے بے تکلفی کے ساتھ اور اپنائیت کے ساتھ کام لیا کریں۔

ایک امیر کا یہ حق ہے کہ ساری جماعت کو حکم دے

اور اس حکم کے مقابل پر اگر خدام، انصار یا لجنات نے اگر کوئی حکم دیا ہو تو وہ کوئی حیثیت نہیں رکھے گا۔ خود بخود گر جائے گا۔ پس اس طریق سے امیر ہادی تو ہے ہی لیکن میں اور رنگ میں بات کر رہا ہوں۔ امیر کو اس سے پہلے یہ اجازت نہیں تھی کہ وہ تنظیموں کو بحیثیت تنظیمیں کسی کام پر مامور کرے۔ لجنہ کو کہے کہ میں تمہارے سپرد یہ کام کرتا ہوں۔ خدام کو کہے کہ میں تمہارے سپرد یہ کام کرتا ہوں۔ علیٰ ہذا القیاس۔ لیکن خلیفۂ وقت یہ کام کر سکتا ہے۔ وہ تمام تنظیموں کو یہ حکم دے سکتا ہے کہ تم امیر سے رابطہ کرو اور اپنی خدمات پیش کرو اور امیر ان خدمات سے استفادہ کرے۔ قائدین کو ۔۔۔ اب صدران کو کہنا چاہیئے بلا سکے۔ ان کے ساتھ میٹنگ رکھے۔ اور ان سے کہے کہ تم میرے ساتھ مل بیٹھ کر اس کام کو مرتب کرو اور ایک ایسا لائحہ عمل بناؤ جس میں تینوں تنظیمیں اس رنگ میں کام کریں کہ ایک دوسرے کے کام میں مداخلت نہ کرنے والی ہوں یا تصادم نہ کرنے والی ہوں۔ اور اپنے اپنے دائرے میں رہتے ہوئے اس طرح کام کریں کہ تمام وہ میدان جن میں کام کرنا مقصود ہے ان میں کوئی خلا باقی نہ رہے بلکہ تمام میدانوں میں ہر پہلو سے کام شروع ہو جائے۔ اس ہدایت کو ملحوظ رکھتے ہوئے تمام دنیا میں امراء کو چاہیئے کہ وہ ذیلی تنظیموں سے رابطے کریں اور

ذیلی تنظیموں کو چاہیئے کہ پہل کرتے ہوئے اپنی خدمات فوری طور پر امراء کے سپرد کریں اور ان سے کہیں کہ جو لٹریچر جماعت احمدیہ نے گذشتہ چند سالوں میں مختلف زبانوں میں شائع کیا ہے، اس لٹریچر کی تقسیم کے سلسلے میں آپ جس قسم کا پروگرام ہمارے لئے بناتے ہیں ہم اس پر پوری طرح بشاشت کے ساتھ اور پوری تندہی کے ساتھ عمل کریں گے اور پھر ایسی رپورٹیں ذیلی تنظیموں کی طرف سے مجھے ملنی شروع ہوں جن کی نقل امیر کو آئے اور باقی باتوں میں وہ اسی طرح پہلے کی طرح کام کرتے رہیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں بہت سے باہر بسنے والے روسیوں کے ساتھ یا مشرقی جرمنوں کے ساتھ، چیکوسلواکین کے ساتھ یا دوسری قوموں کے ساتھ ہمارے روابط پیدا ہو جائیں گے اور اب تک جو ہوئے ہیں وہ بہت ہی امید افزا ہیں۔

ایک یورپین ملک کے ملیریا ٹیچی مجھ سے ملنے آئے اور جب ان کو جماعت احمدیہ کا لٹریچر انکی زبان میں پہنچایا گیا تو وہ اتنا EXCITE ہو گئے، اتنا ان کی طبیعت میں ہیجان پیدا ہوا۔ دراصل اسی وجہ سے وہ ملنے آئے تھے اور ملنے کے بعد انہوں نے کہا کہ میں اس بات پہ مجاز ہوں، میں آپکو بتا رہا ہوں کہ

میں اپنے ملک کے دروازے آپ پر کھولتا ہوں۔

ایسا عظیم الشان لٹریچر ہے کہ اسے جلد لیکر ہمارے ملک میں پہنچیں ہمارے ملک کے مسلمان بھی اور غیر بھی اس کے منتظر ہیں۔ وہ حیران رہ گیا یہ دیکھکر کہ ایسا اسلامی لٹریچر بھی دنیا میں موجود ہے جو اسلام کے نام پر جبر کا قائل نہیں اور اسلام کے نام پر محض محبت سے پیغام پہنچانے کی تلقین پر زور دیتا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کی دیگر امتیازی تعلیمات جب اس کو معلوم ہوئیں تو اس نے کہا کہ ہم تو بے وجہ اسلام سے خوف کھا رہے تھے۔ یہ تو بہت ہی پیارا مذہب ہے اور آپ کے آنے سے دوسرے مسلمانوں کی بھی تربیت ہوگی۔ ان کو بھی پتہ چلے گا کہ اسلام ہے کیا ہے تو میں آپکو تجربے سے بتا رہا ہوں۔ یہ کوئی اندازے نہیں ہیں۔ چھپنے نہیں ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ خدا کی تقدیر نے مشرقی بلاک کے ممالک کو اسلام کو قبول کرنے کیلئے تیار کر دیا ہے۔ بہت سے سینوں کے داغ دھوئے جا چکے ہیں۔ بہت سی غلط فہمیوں اور رنج و دلوں کے نشان مٹ چکے ہیں اور اب وہ صاف اور کھلے دل لیکر ایک نئی روشنی کے منتظر اور متلاشی ہیں اور بلاشبہ احمدیت ہی وہ روشنی ہے یعنی حقیقی اسلام جو ان کے دلوں کو مطمئن کر سکتی ہے۔ اس کے سوا اسلام کی سب تفسیریں جو دوسرے مسلمان فرقوں کے ذریعے ان تک پہنچ سکتی ہیں وہ ان کے مزاج کے مطابق نہیں رہیں۔ ان کے مزاج میں روشنی آچکی ہے۔ ان کے مزاج میں عقل و دانش کا ایسا عنصر گہرا داخل ہو چکا ہے کہ اب ایسے وہ بے بنائی ایسی تعلیمات جن پر غور و فکر کے نتیجہ میں ان تعلیمات پر ایمان نہ لاتے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں رہے۔ اسلام ایک ایسی تعلیم ہے (باقی صفحہ پر)

تقریر جلسہ سالانہ قادیان سنہ ۱۹۸۹ء

سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

فیضانِ ختمِ نبوّت جاری ہے

از :۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

خاتم النبیّین کے معنی :۔

سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر تمام انبیاء کے مقابل پر اپنی ایک دوسری فضیلت اور شانِ امتیازی کو ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"مجھے نبیوں کا خاتم بنایا گیا" ہے یہاں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ آپ سے قبل جس قدر بھی انبیاء مبعوث ہوئے وہ صرف منصب نبوت سے سرفراز کئے گئے تھے مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے اعلیٰ ترین اور افضل ترین منصب سے جسے اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین سے تعبیر کیا ہے نوازے گئے اور چونکہ آیت خاتم النبیین آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اس لئے آیت کریمہ کے معنی و مفہوم جاننے والا آپ سے بڑھ کر دوسرا کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا۔ پس آیت خاتم النبیین کے بارہ میں آپ کا نظریہ بالکل واضح ہے کہ یہ آیت آپ کی فضیلت اور شانِ رفعت کو ظاہر کرتے کے لئے مقامِ مدح میں نازل ہوئی تبھی تو آپ نے فرمایا کہ دیگر انبیاء کے مقابل پر مجھے یہ فضیلت حاصل ہے کہ میں نبیوں کا خاتم ہوں۔

پھر اگر اس تاریخی پس منظر کو بھی سامنے رکھ لیا جائے جس میں کہ یہ عظیم الشان آیت نازل ہوئی تو اس کے معنی اور مفہوم اور بھی عیاں اور ظاہر ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ابھی مکہ میں ہی مقیم تھے کہ قضاء الٰہی سے آپ کی ساری نرینہ اولاد جو حضرت خدیجہؓ کے بطن سے تھی فوت ہو گئی۔ اس پر کفارِ مکہ نے آپ پر یہ طعن کیا کہ نعوذ باللہ آپ بے ثمر اور ابتر ہیں، اور یہ کہ آپ کے بعد آپ کا سارا سلسلہ نیست و نابود ہو کر رہ جائے گا۔ اس پر حق تعالیٰ کی طرف سے یہ ندا بلند ہوئی۔

اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

(سورہ کوثر)

کہ اے میرے حبیب! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے عظیم الشان نعمتیں عطا کی ہیں۔ پس تو ان نعمتوں کی شکر گزاری میں خوب عبادت بجا لا اور راہ مولا میں بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرتا چلا جا۔ ان عبادتوں اور قربانیوں کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ تو ترقی کے منازل کو طے کرتا چلا جائے گا اور اس حقیقت کو کبھی جان لے کہ تیرا دشمن جو آج تجھے ابتر کہتا ہے فی الحقیقت وہی ابتر ہے اور انجام کار وہی نامراد رہے گا۔

اس کے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو خدا تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق آپ نے یہ اعلان فرمایا کہ میں نے جو زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا وہ اب اسلامی احکام کے پیش نظر جائز نہیں رہا اس لئے آئندہ میرے ساتھ زید کا کوئی جسمانی رشتہ نہ سمجھا جائے اس اعلان سے بدبخت کفار نے ناجائز فائدہ اٹھا کر اپنے سابقہ طعن کو پھر دہرایا کہ لڑکے تو پہلے ہی مر چکے تھے اب جو زید بن حارثہ کا سہارا لیا تھا وہ بھی جاتا رہا۔ اب تو یقینی بات ہے کہ آپ کے بعد نعوذ باللہ آپ کا نام و نشان تک مٹ کر رہ جائے گا۔ اس بار کفار مکہ کا یہ طعن خدائے ذوالجلال سے بھی برداشت نہ ہو سکا۔ اس کا جلال بھڑکا اور اس کی غیرت جوش میں آئی اور اس کی پُرعظمت آواز میں یہ عظیم الشان آیت نازل ہوئی۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۝

(احزاب ۴۱)

یعنی اے لوگو! یہ سچ ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی مرد یعنی نرینہ اولاد کے باپ نہیں ہیں مگر وہ خدا کے رسول ہیں اور اس لحاظ سے وہ کثیر التعداد روحانی اولاد کے باپ ہیں بلکہ عام رسولوں سے بھی بڑھ کر وہ اعلیٰ ترین صفات سے متصف خاتم النبیین بھی ہیں اور ان کے پیروں کے نیچے تو نبی اور رسول پرورش پانے والے ہیں۔ پس وہ ہرگز ہرگز ابتر اور نامراد نہیں ہیں بلکہ اس کے برخلاف وہ عظیم الشان روحانی سلسلہ کا بانی اور اولین و آخرین کے سردار ہیں

گویا کفار مکہ کی طرف سے طعن یہ کیا گیا کہ جسمانی اولاد نہیں ہے اور آپ کے بعد آپ کا سلسلہ ختم ہو جائے گا اور دنیا میں کوئی بھی آپکا نام لیوا نہیں رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے منہ پر یہ کہہ کر تھپڑ مارا کہ تم حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ عالیہ کو کیا جانو۔ تم جسمانی اولاد کی باتیں کرتے ہو جو کبھی بھی ختم ہو سکتی ہے۔ محبوبِ خدا کو تو ایسی اولادیں عطا ہوں گی جو کہ آپ کے فیض سے فیضیاب ہو کر اور آپ کے چشمہ سے آبِ حیات پی کر ہر زمانہ میں اس ہادی برحق کی دائمی حیات۔ اور لازوال فیض رسانی کا اعلان کرتی رہیں گی۔

احبابِ کرام! یہ وہ پس منظر ہے جس میں آیت خاتم النبیین نازل ہوئی۔ پس عربی زبان کے قواعد کے مطابق بلکہ اس آیت کے الفاظ اور اس آیت کی شانِ نزول کے پیش نظر اس کے دو ہی معنی بنتے ہیں۔

اوّل یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن رسول ہونے کے لحاظ سے مومنوں کے باپ ہیں اور رسول بھی اس شان کے کہ آپ پر تمام کمالاتِ نبوت ختم ہے یعنی آپ افضل ترین نبی ہیں۔

اور دوم یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن رسول ہونے کی وجہ سے مومنوں کے باپ ہیں بلکہ آپ نبیوں کی مُہر ہیں اور اس لحاظ سے گویا نبیوں کے لئے بھی بمنزلہ باپ کے ہیں اور آئندہ کوئی نبی آپ کی تصدیقی مُہر کے بغیر سچا نہیں سمجھا جا سکتا۔

فیضانِ ختمِ نبوت جاری ہے

پس آیتِ خاتم النبیین کے ہر دو معانی کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کہ "مجھے نبیوں کا خاتم بنایا گیا ہے" پر عمیق نظر ڈالتے ہیں تو ہماری نظر آپ کی شانِ ختم نبوت اور اس کے فیضان کی بلندیوں تک پہنچنے سے پہلے ہی تھک کر واپس آ جاتی ہے بہرحال اللہ جل شانہ نے اپنے حبیب کو خاتم النبیین کے منصب پر متمکن فرما کر یہ واضح فرمایا ہے کہ آپ کی ذات میں دو قسم کے کمالات اپنی پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہیں۔

اوّل یہ کہ آپ تمام انبیاء سابقین کے متفرق کمالات کے جامع ہیں وہ کمالات جو انبیاء سابقین میں متفرق طور پر اور محدود شکل میں پائے جاتے تھے وہ آپ میں یکجائی طور پر اور کامل صورت میں نظر آتے ہیں۔ پس آپ موسیٰ کی جوانمردی۔ ہارون کی نرمی۔ یوشع کی جرنیلی۔ ایوب کے صبر۔ داؤد کی سپہ گری۔ سلیمان کی شان و شوکت۔ یحییٰ کی سادگی اور مسیح کی فروتنی اور حلیمی سب کو مگر ہر ایک سے بڑھ کر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور اگر موسوی سلسلہ کے سرتاج حضرت موسیٰ علیہ السلام مظہرِ جلال ہیں اور اسی سلسلہ کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مظہرِ جمال ہیں، تو ہمارے آقا و مطاع سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں سے بڑھ کر کمال کے حامل جامع جلال و جمال ہیں

اگر آپ وحشیوں اور اخلاق سے عاری قوموں کو متمدن اور با اخلاق بنا سکتے ہیں تو متمدن اور با اخلاق

انسانوں کو باخدا بنا سکتے ہیں۔ پس کہا ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور دوم یہ کہ آپ خود ہی عظیم اور کامل نہیں بلکہ آپ اپنی فیض رسانی میں وہ تاثیر قدسی رکھتے ہیں کہ آپ کے مبارک وجود سے قیامت تک عظیم الشان روحانی کمالات کا حصول ممکن ہوگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور سے عطا کردہ یہ دو طرفہ عظمت و شوکت میرے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا منفرد اعزاز ہے جس میں کوئی دوسرا نبی شریک نہیں

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ختم نبوت کا یہ دوسرا پہلو یعنی فیضان ختم نبوت ایک ایسی دلربا شان اپنے اندر رکھتا ہے کہ قیامت تک خلق خدا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتی رہے گی۔ رب العزت نے آپ کو خاتم النبیین کی عزت دے کر دنیا کی توجہ کو اس بات کی طرف مرکوز کر دیا کہ فیضان محمدی کا چشمہ ہی وہ واحد چشمۂ فیض ہے جو رہتی دنیا تک جاری و ساری رہے گا۔ اور کوئی نہیں جو اسے بند کر سکے بلکہ ہر دور میں اس فیض سے فیضیاب ہوکر ایسے ایسے عاشقان محمد اور محبان رسول پیدا ہوتے رہیں گے جن سے دنیا روشنی حاصل کرتی رہے گی اور اس چشمۂ رواں سے کوئی بھی محروم نہ رہے گا۔

اللہ جل شانہ نے خاتم النبیین کی توضیح فرماتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہہ کر مخاطب کیا اور فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ بِإِذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ بِأَنَّ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ فَضْلًا كَبِيرًا۔
(احزاب)

کہ اے نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تجھے بطور گواہ اور بشارت دینے والا اور انذار کرنے والا اور اللہ کے اذن سے داعی الی اللہ بنا کر مبعوث کیا ہے اور پھر تجھے روشنی بخشنے والا چراغ بنایا ہے۔ پس تو سب مومنوں کو خوشخبری دے کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل مقدر ہے۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سراج منیر قرار دے کر اس جانب لطیف اشارہ فرمایا ہے کہ جس طرح ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور اس کی اپنی روشنی میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی اسی طرح نبوت محمدی کا یہ چراغ قیامت تک اپنے روحانی فیوض و برکات سے مردہ دلوں کو زندہ کرتا رہے گا۔ اور جس سے فیضیاب ہوکر غلامان محمد روحانی کمال کو حاصل کرتے رہیں گے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

"آپ کا نام چراغ رکھنے میں ایک باریک حکمت یہ ہے کہ ایک چراغ سے ہزاروں لاکھوں چراغ روشن ہو سکتے ہیں اور اس میں کوئی نقص بھی نہیں آتا .... اس سے مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اطاعت کرنے سے ہزاروں لاکھوں انسان اس مرتبہ پر پہنچیں گے اور آپ کا فیض خاص نہیں بلکہ عام اور جاری ہے۔"
(الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء)

سرور کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کا یہ بحر ذخار تخلیق کائنات کے وقت سے بلکہ اس سے پہلے سے موجزن ہے۔ جیسا کہ ایک حدیث قدسی میں ذکر آتا ہے۔

لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْأَفْلَاكَ

کہ اگر محمدؐ کی پیدائش مقصود نہ ہوتی تو پھر یہ کائنات ہی پیدا نہ کی جاتی گویا اس ارض و سماء کی تخلیق اور پھر اس میں یہ سورج، چاند اور ستاروں کا نظام - سرسبز و شاداب اور دلفریب مناظر قدرت کی جلوہ نمائی اور انسانی زندگی کے لوازمات کی فراوانیاں، یہ سب دراصل حضرت رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان انسان کامل کے استقبال کا پیش خیمہ تھے۔ اس لحاظ سے کائنات کا ذرّہ ذرّہ آپ کے فیضان کا ممنون احسان ہے۔ پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت تک جس قدر انبیاء اور اولیاء اور خدا کے برگزیدہ اس دنیا میں گذر چکے ہیں ان سب نے بلا امتیاز فیضان ختم نبوت سے ہی فیض لیا ہے۔ چنانچہ خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

إِنِّي مَكْتُوبٌ عِنْدَ اللَّهِ خَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ لَمُنْجَدِلٌ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ۔
(مسند احمد بن حنبل و کنز العمال جلد ۲ صفحہ نمبر ۱۱۲)

یعنی میں اللہ تعالیٰ کے یہاں اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جبکہ حضرت آدم ابھی مٹی اور پانی میں تھے پس حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جس قدر انبیاء دنیا میں آئے وہ سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے نور سے منور ہوکر اور آپ ہی کے فیض سے فیضیاب ہوکر آئے تھے۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"حضرت آدم صفی اللہ سے لے کر تا حضرت مسیح کلمۃ اللہ جس قدر نبی و رسول گذرے ہیں وہ سب کے سب عظمت و جلالیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار کرتے آئے ہیں۔"
(سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۳۲ حاشیہ)

پھر انبیاء سابقین فیضان ختم نبوت سے اس رنگ میں بھی فیضیاب ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی صداقت پر مہر ثبت فرمائی اور ان کے منجانب اللہ ہونے کا بہانگ دہل اعلان فرمایا کہ وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (فاطر ۲۴) کہ ہر قوم کی طرف خدا کے رسول اور پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں گویا اس طرح آپ کی برکت سے انبیاء سابقین کی نبوت ثابت ہوئی۔

پھر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں فیضان ختم نبوت کا ظہور اس رنگ میں ہوا کہ عرب کے وہ باشندے جو تہذیب و تمدن سے ناآشنا تھے۔ روحانیت سے بے بہرہ تھے اور قرب الٰہی کی لذتوں سے محروم تھے اور ہاں وہ باشندے جو خاک کے ذرّوں سے زیادہ حیثیت نہ رکھتے تھے وہی خاک کے ذرّے فیضان ختم نبوت سے فیضیاب ہوکر اور چراغ مصطفیٰ کی نورانی کرنوں سے منور ہوکر ہمدوش ثریا ہو گئے۔ جاہل عالم بن گئے۔ روحانیت سے بے بہرہ روحانیت کے علمبردار ہو گئے۔ قرب الٰہی کی لذتوں سے ناآشنا یہی لوگ خدا نما بن گئے۔

نیز فیضان ختم نبوت کا کرشمہ اس شکل میں بھی ظاہر ہوا کہ عرب کی وہ فضاء جو کبھی اُعْلُ ھُبَل کی صدا سے پراگندہ ہو چکی تھی آج نعرہ ہائے تکبیر کی صداؤں سے معطر ہے۔ پھر حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ اور عَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ اور وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ کے اعلان نے صنف نازک پر ہونے والے مظالم کے دور کو یکسر ہٹا کر رکھ دیا۔ پھر حُرِّمَتِ الْخَمْرُ کی ایک ہی آواز نے عرب کی سرزمین میں وہ کرشمہ کر دکھایا کہ آج کی بڑی بڑی حکومتیں بھی باوجود اپنے قانون کے لمبے لمبے ہاتھوں اور غیر محدود وسائل رکھنے کے ایسا کر دکھانے سے عاجز اور قاصر ہیں۔ پھر إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ اور إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ کی دلکش تعلیم نے اخوت اور مساوات کی ایسی نرالی عملی تصویر دنیا کے سامنے پیش کی کہ کسی نبی کی تاریخ میں اس کی جھلک تک نہیں ملتی۔ پھر لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ فَعَلَتْ ذٰلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا کی پرشوکت منصفانہ آواز نے عدل و انصاف کے بگڑے ہوئے توازن کو قیامت تک کے لئے درست کر دیا۔

(جاری)

ولادت

مکرم مولوی سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر کو اللہ تعالیٰ نے ۱۹/۳/۹۰ بروز جمعۃ المبارک بیٹا عطا فرمایا ہے نومولود کو حضور ایدہ اللہ کی تحریک وقف نو کے تحت قبل از ولادت والدین نے وقف کر دیا تھا نومولود مکرم سید ناصر الدین صاحب مرحوم سونگھڑہ کا پوتا اور مکرم محمد علی صاحب مرحوم صدرک کا نواسہ ہے بچے کے نیک صالح خادم دین بننے کیلئے درخواست دعا ہے

وقفِ جدید اور اُس کے معاونین کیلئے

پیارے آقا کی دردمندانہ دُعائیں

وقفِ جدید انجمن احمدیہ بھارت کے بجٹ آمد برائے سال ۹۰-۱۹۸۹ء میں چلی آرہی تاریخی کمی اور دفتر وقفِ جدید کی درخواست پر قادیان و بھارت کے بہت سے مخلصین کی طرف سے اپنے وعدہ میں خاطر خواہ اضافہ کئے جانے پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں خصوصی دُعاؤں کی مسلسل استدعا کی جاتی رہی۔ جس کے جواب میں حضور پُر نور کی جانب سے یکے بعد دیگرے دو نوازش نامے موصول ہوئے ہیں۔ بجٹ آمد میں چلی آرہی تدریجی کمی کے جلد پورا ہونے کے تعلق سے پیارے آقا نے خاکسار ناظم وقفِ جدید کے نام مرسلہ اپنے مکتوب گرامی نمبر $\frac{۸۵۳۵}{۲۸۰۳۰۹۰}$ میں تحریر فرمایا ہے:۔

"آپ کا خط ملا۔ اللہ فضل فرمائے۔ آپ کی پریشانی دور فرمائے اور اس مالی سال کے دوران بھی ہمیشہ کی طرح وقفِ جدید بھارت ترقی ہی کرے۔ آپ کی پریشانی بجا ہے۔ لیکن دُعا اور کوشش جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ہمارا محسن خدا فضل فرمائے گا۔ اس کے وعدے ضرور پورے ہوں گے۔ کان اللہ معکم"

اسی طرح وقفِ جدید انجمن احمدیہ بھارت کی روز افزوں ضروریات کے پیشِ نظر وعدہ جات وقفِ جدید میں خاطر خواہ اضافہ کی غرض سے دفتر کی تحریک پر جن احباب و مستورات نے فوری طور پر خوشکن ردّعمل کا اظہار کیا اُن کے لئے خصوصی دُعا کی درخواست کے جواب میں حضور نے اپنے مکتوب گرامی زیر نمبر $\frac{T-۲۰۶۷}{۲-۴-۹۰}$ میں رقم فرمایا ہے کہ:۔

"یہ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ نے وعدہ وقفِ جدید میں اضافہ کر دیا ہے۔ الحمد للہ۔ فجزاھا اللہ احسن الجزاء۔ قادیان اور ہندوستان میں احباب جماعت کے وعدہ وقفِ جدید میں اضافہ کی خبر بھی خوشکن ہے۔ اللہ تعالےٰ ان تمام کا حامی و ناصر ہو اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ اللہ تعالےٰ ان کے نفوس و اموال میں برکت ڈالے اور دین و دنیا کی ہر نعمت عطا کرے۔ آمین تمام درویشان قادیان کو میرا محبت بھرا اسلام عرض کر دیں۔"

جملہ بزرگان و احباب جماعت سے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے وقفِ جدید انجمن احمدیہ بھارت کو درپیش مالی بحران کے ازالہ اور وعدہ جات وقفِ جدید میں خاطر خواہ اضافہ کرنے والے تمام مخلصین جماعت کے حق میں پیارے آقا کی ان سب دُعاؤں کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور ہر فرد جماعت کو اس سعادت عظمیٰ سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین ؎

ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

ایک احمدی نوجوان کو صدرِ پاکستان کیطرف سے اعزاز

یہ خبر احباب جماعت کے لئے باعثِ مسرت ہوگی کہ میٹرک کا ایک احمدی طالب علم عزیز احمد صفی اللہ ولد مکرم پروفیسر کرامت اللہ صاحب راجپوت کراچی پاکستان کو حکومتِ پاکستان کی وزارتِ مذہبی امور کی طرف سے منعقدہ مضمون نویسی جس کا عنوان "اسلام میں ہمسایوں کے حقوق" تھا پہلا انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ اور یہ انعام صدر پاکستان محترم غلام اسحاق خان نے ۱۲ ربیع الاوّل کو آل پاکستان سیرت کانفرنس کے موقع پر دیا جسے ٹیلی ویژن نے براہ راست نشر کیا۔ مزید ترقیات کے لئے قارئین کرام سے درخواست دُعا ہے ؎

(ادارہ)

مالی قربانی کرنے والوں کیلئے حضرت مسیح موعودؑ کی دُعائیں

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اشاعتِ دین کی خاطر قربانی کرنے والوں کے لئے دُعا کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ کو مخاطب کرتے ہیں:۔

کریما صد کرم کُن بر کسے کو ناصرِ دیں است
بلائے او بگرداں گر گہے آفت شود پیدا
چُناں خوش دار اورا اے خدائے قادرِ مطلق
کہ در ہر کار و بار و حال او جنت شود پیدا

ترجمہ:۔ اے خدائے کریم اُس شخص پر سینکڑوں کرم کر جو تیرے دین کا ناصر و معاون ہے اگر کبھی وہ مصیبت میں مبتلا ہو تو اُس سے نجات دے۔

اے قادرِ مطلق! تو اُس کو اس طرح خوش رکھ کہ اس کے ہر کاروبار اور ہر حالت میں جنت کی کیفیت پیدا ہو جائے۔

جماعت احمدیہ کے تمام وہ افراد کس قدر خوش نصیب ہیں جن کو بشاشت ایمانی کے ساتھ باشرح چندوں کی ادائیگی کرتے ہوئے اور ہر مالی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے حضور اقدس کی دُعائیں حاصل ہو رہی ہیں ہمارے کمزور بھائیوں کو بھی اللہ تعالےٰ ان دُعاؤں سے حصہ پانے کی توفیق بخشے۔ آمین ؎

(ناظر بیت المال آمد)

اعلانِ نکاح

خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم ٹی بدر الدین صاحب آف چیلاکرہ ابن مکرم مولوی ایم حسن کٹی صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ ایچ ممتاز صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر حمزہ صاحب مرحوم آف پلی پورم کے ہمراہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے کیرلہ کے صد سالہ جشن تشکر کے اختتامی جلسہ کے موقعہ پر مورخہ ۱۱ مارچ ۱۹۹۰ء بعوض پانچ ہزار حق مہر مسجد بیت القدوس کالیکٹ میں پڑھا۔ رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔

خاکسار
ٹی۔ ایم۔ محمد مبلغ سلسلہ کاواشیری (کیرلہ)

شادی خانہ آبادی

مکرم عبد الصمد خانصاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کیرنگ ۲۰/ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے لڑکے عزیزم عبد الجمیم صاحب کی شادی مورخہ $\frac{۲۵}{۹}$ کو مکرم شمیم احمد صاحب آف کیرنگ کی بچی مصدقہ خاتون سے ہوئی۔ حق مہر ۵۰۰/- ۱۵ روپے مقرر ہے۔ رشتہ کے بابرکت ہونے اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواستِ دُعا ہے۔ (ایڈیٹر)

جالندھر ریڈیو سے ایک احمدی خادم کی تقریر

مورخہ ۳ اپریل بروز منگل رات ۸ بجے آل انڈیا ریڈیو جالندھر سے بعنوان رمضان المبارک مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تقریر نشر ہوئی۔ موصوف نے رمضان کی اہمیت و برکات قرآن کریم احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں بیان کئے۔

مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

درخواست دُعا

مکرم مسعود احمد صاحب حیدر آباد سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اسیرانِ راہ مولیٰ۔ بزرگان سلسلہ مبلغین کرام اپنے والدین اہل خانہ بھائی بہنوں کی روحانی جسمانی ترقیات اور اپنی پریشانیوں کے ازالہ اور حصولِ برکات کے لئے درخواست دُعا کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

دورہ جات نمائندگان وقفِ جدید

اللہ تعالیٰ کی خاص تائیدات اور روشن نشانات کے ساتھ کاروانِ احمدیت اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے اور ہر دن اللہ تعالیٰ کی نئی شان کے ساتھ طلوع ہو رہا ہے۔ وقفِ جدید اس عظیم مہم کی ایک لازمی کڑی ہے جو حضرت مصلح موعودؓ کے تاریخی دَور کی آخری اور اہم تحریک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے نیک ثمرات ظاہر ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں۔

وقفِ جدید کے کام میں وسعت اور اس کے اخراجات میں غیر معمولی اضافہ مخلصین کی خصوصی قربانیوں کا مقتضی ہے۔ ان حالات میں وعدہ جات وقفِ جدید میں اضافہ و وصولی کی غرض سے انسپکٹران و نمائندگان وقفِ جدید درج ذیل پروگرام کے مطابق دَورہ شروع کر رہے ہیں۔ جملہ امراءِ صدر صاحبان عہدیداران جماعت اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ دفتر وقفِ جدید کے ان دَوروں کو کامیاب بنا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظم وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

پروگرام دَورہ مکرم ناظم صاحب وقفِ جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۰ ۵/۹۰		بنگلور	۲ ۶/۹۰	۴	۶ ۶/۹۰
لکھنؤ	۱۱ ۵/۹۰	۲	۱۳		حیدر آباد	۶	۷	۱۳
کانپور	۱۳	۲	۱۵		بمبئی	۱۴	۳	۱۷
کلکتہ	۱۶	۷	۲۳		کامٹی	۱۸	۳	۲۱
مدراس	۲۴	۴	۲۸		دہلی	۲۲	۲	۲۴
یادگیر	۲۹	۳	۱ ۶/۹۰		قادیان	۲۵ ۶/۹۰	-	-

پروگرام دورہ مکرم مولوی عبد الحق صاحب انسپکٹر وقفِ جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۰ ۵/۹۰		کٹک	۱۵ ۶/۹۰	۳	۱۸ ۶/۹۰
کلکتہ	۱۲ ۵/۹۰	۸	۲۰		سونگھڑہ	۱۸	۲	۲۰
بریشہ	۲۰	۱	۲۱		کیندراپاڑہ	۲۰	۱	۲۱
ہوگلہ - بنگلہ	۲۱	۲	۲۳		پارادیپ	۲۱	۱	۲۲
ڈائمنڈ ہاربر	۲۳	۱	۲۴		پدنیپا نیالی	۲۲	۱	۲۳
موہن پور / بسنت پور	۲۴	۲	۲۶		بھوبنیشور	۲۳	۳	۲۶
کبیرہ	۲۶	۱	۲۷		خوردہ	۲۶	۱	۲۷
بالسرہ	۲۷	۱	۲۸		نرگاؤں	۲۷	۱	۲۸
بتھاری	۲۸	۱	۲۹		مانیکا گوڑہ / نیاگڑھ	۲۸	۱	۲۹
رائے گرام	۲۹	۱	۳۰		کیرنگ	۲۹	۴	۳ ۷/۹۰
تانگرام	۳۰	۱	۳۱		ارکھ پٹنہ	۳ ۷/۹۰	۱	۴
بھرت پورم / ابراہیم پور	۱ ۶/۹۰	۲	۳ ۶/۹۰		کرڈاپلی	۴	۲	۶
گاتلہ	۳	۱	۴		کوٹپلہ	۶	۱	۷
آڑ آڑی	۴	۱	۵		بینٹکال	۷	۲	۹
امام نگر	۵	۱	۶		چھدوار / تاراکوٹ	۹	۲	۱۱
کیتھا	۶	۱	۷		دھینکانال / تالچیر کوٹ	۱۱	۲	۱۳
کھڑک پور	۸	۱	۹		قالچیر / گنڈیچپاڑہ	۱۳	۲	۱۵
سورو	۹	۲	۱۱		بنہ پیردہ	۱۶	۱	۱۷
بھدرک	۱۱	۲	۱۳					
بلداری پلڈا - گنوپلڈا	۱۳	۲	۱۵					

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
سمبل پور	۱۷ ۷/۹	۱	۱۸ ۷/۹۰		دھنباد	۲۵ ۷/۹۰	۱	۲۶ ۷/۹۰
راؤرکیلہ	۱۸	۲	۲۰		سملیہ - رانچی	۲۶	۲	۲۸
جمشید پور	۲۰	۲	۲۲		قادیان	۳۰ ۷/۹۰	-	-
موسی بنی	۲۲	۳	۲۵		-	-	-	-

پروگرام دورہ مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب نمائندہ وقفِ جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۵ ۵/۹۰		یادگیر	۲۹ ۵/۹۰	۳	۱ ۶/۹۰
بمبئی	۷ ۵/۹۰	۴	۱۱		بنگلور	۲ ۶/۹۰	۴	۶
عثمان آباد	۱۲	۱	۱۳		حیدر آباد	۶	۷	۱۳
لونڈہ / سندگڑھ	۱۳	۲	۱۵		مضافات آندھرا	۱۳	۲	۱۵
ساونت واڑی	۱۶	۱	۱۷		سکندر آباد	۱۵	۱	۱۶
بلگام - بلاری	۱۷	۲	۱۹		عادل آباد	۱۷	۱	۱۸
ہبلی	۱۹	۱	۲۰		چنداپور / کاماریڈی	۱۸	۲	۲۰
سورب	۲۰	۱	۲۱		میدک	۲۱	۱	۲۲
ساگر	۲۱	۱	۲۲		جڑچرلہ / محبوب نگر	۲۱	۲	۲۳
شیموگہ	۲۲	۳	۲۵		ڈوبان	۲۳	۱	۲۴
گلبرگہ	۲۵	۱	۲۶		چنتہ کنٹہ	۲۴	۳	۲۶
دیودرگ	۲۶	۱	۲۷		قادیان	۲۹ ۶/۹۰	-	-
شوراپور / تیماپور	۲۷	۲	۲۹		-	-	-	-

پروگرام دَورہ مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر نمائندہ وقفِ جدید

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی		نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۵ ۵/۹۰		کوچین	۱۷ ۶/۹۰	۱	۱۸ ۶/۹۰
کیننانور	۸ ۵/۹۰	۲	۱۰		ٹیراپورم	۱۹	۱	۲۰
کوڈالی	۱۰	۲	۱۲		مواٹی پوزہ	۲۰	۱	۲۱
پٹنانور	۱۲	۱	۱۳		چاوا کاڈ	۲۱	۱	۲۲
پیپنگاڈی	۱۳	۴	۱۷		پتی پورم	۲۲	۱	۲۳
کوڈیاتھور	۱۸	۱	۱۹		کاواشیری	۲۳	۱	۲۴
کالیکٹ	۱۹	۴	۲۳		پالگھاٹ	۲۴	۱	۲۵
مدراس	۲۴	۵	۲۹		منار گھاٹ	۲۵	۱	۲۶
میلاپالیم	۳۰	۲	۱ ۶/۹۰		الانور	۲۶	۱	۲۷
شنکرن کوئل	۱ ۶/۹۰	۱	۲		سوریاکنی	۲۷	۱	۲۸
کوٹار	۲	۱	۳		پیتھہ پیریم	۲۸	۱	۲۹
شواکاشی	۳	۱	۴		وانیلم بلم	۲۹	۱	۳۰
ٹوڈی کورین	۴	۱	۵		کیرولائی	۳۰	۱	۳۱
سنتوبرن کوڈی	۵	۱	۶		کانکولم	۳۱	۱	۱ ۷/۹۰
ساتان کلم	۷	۱	۸		منگلور	۱ ۷/۹۰	۱	۲ ۷/۹۰
کروناگاپلی	۸	۳	۱۱		موگرال / منجیشور	۲	۲	۴
آدوانانڈ	۱۱	۱	۱۲		کڈلائی	۴	۱	۵
گڈیاون	۱۲	۱	۱۳		ٹیلی چیری	۵	۱	۶
آلپی	۱۳	۱	۱۴		مرکرہ	۶	۲	۸
ارناکلم	۱۴	۲	۱۶		قادیان	۱۱ ۷/۹۰	-	-
کایاتاڈ	۱۶	۱	۱۷					

صد سالہ جشنِ تشکر کے سلسلہ میں

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ قادیان کے حالیہ دورہ کی مختصر رپورٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دورہ کی تفصیلی اور نہایت کامیاب رپورٹیں تو بدر میں شائع ہو رہی ہیں۔ لہذا یہ ایک مختصر رپورٹ پیش ہے۔

۹ مارچ کو قادیان سے روانہ ہو کر ۱۰ مارچ کو کالیکٹ پہنچے۔ اس روز کارپوریشن ہال میں جماعتی جلسہ میں شرکت کی جو از تاریخ ٹونیسیل ہال سے متصل میدان میں ہوا۔ جس میں محترم صاحبزادہ صاحب کی صدارت تھی۔ تقریر آدھی جس کی علیحدہ رپورٹ شائع ہو چکی ہے۔ ۱۱ مارچ کی صبح کو بیت القدوس میں تربیتی جلسہ ہوا متعدد بیعتیں اور نکاح ہوئے۔

پالینگاڈی جماعت کی خواہش پر صبح ۳/۹۰ ۱۱ کو روانہ ہو کے دوپہر کو پہنچے اگلے دن دوپہر تک قیام رہا اور شام کو مسجد احمدیہ میں تربیتی اجلاس ہوا۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے صدارتی ... میں جماعت اور خصوصاً خدام نوجوانوں کو دینی امور کی طرف توجہ دینے اور کارکردگی بہتر بنانے کیلئے نصائح فرمائیں بعض مریضوں کی عیادت کی گئی۔

۳/۹۰ ۱۳ صبح کو وہاں سے ساتانکولم تامل ناڈو کے لئے روانگی ہوئی۔ تریوندرم ... اسٹیشن پر پروفیسر مبارک احمد صاحب استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ نصف رات بذریعہ ٹیکسی ساتانکولم پہنچے اگلے روز ساتانکولم میں جوبلی کا جلسہ ہوا یہاں ابتدائی احمدیوں میں سے سید احمد صاحب ہوئے ہیں جو پروفیسر مبارک احمد صاحب کے بزرگوار تھے ساتانکولم کے تمام خاندانوں نے جو بعض دوسرے علاقوں میں مقیم ہیں جوبلی کی تقریبات کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا تھا باوجود پہلے اجازت دینے کے پولیس نے عین وقت پر مخالفین کے دباؤ کے تحت پہلے اجازت منسوخ کر دی جب فاقی حکام سے رابطہ کیا گیا تو اجازت تو ملی مگر لاؤڈ سپیکر کو مسجد کی حد تک رکھنے کی اجازت ہوئی غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔

ساتانکولم میں جلسہ میں شمولیت کرنے والے مکرم رحمت اللہ صاحب کی خواہش پر ان کے گھر ٹوڈی کورین ان کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے رات قیام کر کے ۳/۹۰ ۱۵ کی صبح براستہ ٹرنل ویلی میلا پالیم گئے۔ ٹرنل ویلی میں ایک آرکیٹکٹ ہیں جو ہندو سے مسلمان ہوئے تھے مخلص ہیں اُن کی خواہش پر ان کے گھر چند منٹ ٹھہرے ان کے بچے احمدی ہو چکے ہیں بیوی نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہاں سے میلا پالیم کی مسجد تشریف لے گئے۔ جماعت کے مرد و زن موجود تھے مسجد ماشاءاللہ بڑی خوبصورت وسیع بنی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نماز کے لئے ... فرمائے میلا پالیم کی جماعت ٹرنل ویلی کے علاقہ میں سب سے بڑی اور کام کرنے والی جماعت ہے۔ ساتانکولم کے صدر مکرم عبد القادر صاحب بڑے جوشیلے مخلص دوست ہیں۔ قرآن مجید کا تامل ترجمہ کرنے والے بورڈ کے ایک ممبر ہیں۔ میلا پالیم کے دوسرے دوست مکرم ابوبکر صاحب ہیں۔ جو کہ ہائر سیکنڈری سکول چلا رہے ہیں۔ یہ بھی بورڈ کے ممبر ہیں۔ ان کی خواہش پر ان کے سکول کو دیکھا اور وہاں پر محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک پودا لگایا۔ اسی رات واپسی کیرالہ پر کوٹار کی مسجد میں نصف گھنٹہ قیام اور احباب سے ملاقات رہی ۱۵/۱۶ کی درمیانی رات شورنور کوڈی تشریف لے گئے یہاں چند سال سے نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اللہ کے فضل سے جوشیلے احمدی ہیں بڑی جلد اپنی مسجد تعمیر کر چکے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر بھی حضور کی خصوصی توجہ دعاؤں اور نظر شفقت کی مرہون منت ہے۔

۱۶ کی صبح کو بذریعہ ٹرین کوشیلون پہنچے جمعہ کی نماز احمدیہ مسجد میں ادا کی بعد مغرب جماعت کروناگپلی کی خواہش پر کروناگپلی پہنچے جہاں جماعت نے موجودہ مسجد احمدیہ کی توسیع کی پلاننگ کی ہوئی ہے اس کے نقشہ کے مطابق ... بنیاد کی تقریب رکھی گئی جو خاجزانہ ۴۴

اخبار بدر کو مالی بحران سے نکالنے کیلئے

خصوصی تعاون کی درخواست

گزشتہ چند سالوں سے اخبار بدر خسارہ میں چل رہا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس کا چندہ اخبار کی لاگت سے ½ کم رکھا گیا ہے۔ تاکہ ہر طبقہ اس سے بآسانی استفادہ کر سکے۔ دوسری وجہ اس کا سرکولیشن محدود ہونا ہے۔ تیسری وجہ بعض خریداران کا بروقت چندہ نہ بھجوانا ہے۔ بیرونی ممالک کے خریداران کا چندہ بروقت نہ ملنے سے خاص طور پر مشکلات پیش آ رہی ہیں ــــــ یوں خسارہ بڑھتے بڑھتے ایک لاکھ تک جا پہنچا ہے۔ نگران بورڈ نے حالات کا جائزہ لے کر بمجبوراً اخبار بدر کے صفحات کم کر دیئے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں جب یہ اطلاع پہنچی تو حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ

"اخبار بدر کو مالی بحران سے نکالنا چاہیئے بجائے اس کے کہ صفحات کم ہوں۔"

سو ہم نے حضور انور کی منشاء مبارک کے مطابق اخبار بدر کے صفحات کو کم کرنے کا فیصلہ منسوخ کر دیا اور اب اخبار ۱۶ صفحات ہی کا شائع کیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف احباب جماعت سے اُمید کی جاتی ہے کہ حضور انور کے ارشاد کے مطابق اخبار بدر کو مالی بحران سے نکالنے میں خصوصی مالی تعاون دے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

مالی بحران سے اخبار کو نکالنے کے لئے دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو اخبار کی لاگت کے مطابق چندہ سالانہ ساٹھ روپے کی بجائے یکصد روپیہ کر دیا جائے یا مخیر احباب اس کی تبلیغی و تربیتی افادیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جماعت کے ہر غریب و متوسط طبقے تک اس کو پہنچانے کے لئے خصوصی اعانت فرمائیں۔

موجودہ وقت میں ایک لاکھ کے قرض سے نکالنے کے لئے احباب جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ سال ہی اجازت مرحمت فرما دی تھی کہ اس خسارہ کی تکمیل کے لئے عطایا وصول کئے جائیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس مالی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

صدر نگران بورڈ بدر

---

۴۴ دعاؤں کے ذریعہ تکمیل پذیر ہوئی رات کا کھانا مکرم عبد الجلیل صاحب صدر جماعت کے ہاں کھانے کے بعد کوشیلون کو واپس روانگی ہوئی۔

براستہ الیپی و کوڈائیکنال ۳/۹۰ ۲۰ کی صبح کو بنگلور پہنچے شام کو تربیتی اجلاس دار الفضل میں رکھا گیا تھا جس میں محترم صاحبزادہ صاحب اور ناظر صاحب نشر و اشاعت مکرم سید تنویر احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے خطاب فرمایا اور جماعتی تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ اسی رات ہسپتال میں بی۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب کی عیادت کی گئی اگلے روز جمال ایم عنایت اللہ صاحب اور بعض مریضوں کی گھروں میں جا کر عیادت کی۔ اور بعض احمدی اور ایک غیر احمدی کے گھروں کا سنگ بنیاد رکھا گیا نیز احمدیہ گیسٹ ہاؤس بنگلور کے لئے جو جماعت کے پاس جگہ موجود ہے اس میں احباب کی خاصی تعداد کی موجودگی میں ۳/۹۰ ۲۲ کی صبح کو سنگ بنیاد رکھا گیا اور ۲۲ کی شام کو روانگی ہوئی ۲۳ کی صبح حیدرآباد پہنچے جمعہ کا روز تھا احمدیہ جوبلی ہال میں جمعہ ادا کیا احباب سے ملاقات کی۔

۳/۹۰ ۲۴ کو یوم مسیح موعود علیہ السلام جماعت حیدرآباد نے جوبلی کی تقریب رکھی تھی۔ ۳/۹۰ ۲۵ کو لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے بھی جوبلی کی تقریب رکھی تھی ان کی خواہش کے مطابق ایک گھنٹہ تقریر کا موقعہ ملا۔ حیدرآباد میں بھی بعض مریضوں کو ان کے گھروں میں جا کر دیکھنے اور عیادت کرنے کی سعادت ملی۔ ۳/۹۰ ۲۶ کو حیدرآباد سے روانہ ہو کر ۳/۹۰ ۲۸ کو قادیان پہنچے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کے دورہ کی یہ مختصر رپورٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دورہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین ؛ (اسسٹنٹ ایڈیٹر)

مرکز احمدیت قادیان میں

اعتکاف کی سعادت حاصل کرنے والے احباب و خواتین

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں

ماہ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ بمطابق ۱۹۹۰ء کے آخری عشرہ میں مندرجہ ذیل خوش نصیب احباب و خواتین کو مرکزی مساجد میں اعتکاف بیٹھنے کی توفیق و سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اُن تمام احباب و خواتین کی عبادات اور دعاؤں کو اپنے فضل و کرم سے شرف قبولیت بخشے اور اپنے افضال و انوار کا وارث بنائے۔ آمین

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

فہرست معتکفین مسجد مبارک ۱۹۹۰ء

مکرم مولوی عطاء اللہ خاں صاحب درویش قادیان امیر معتکفین۔
مکرم سید تنویر احمد صاحب
" مولوی زین الدین " حامد مدرس مدرسہ احمدیہ
مکرم ایس محمد سلیم صاحب آف کالیکٹ کیرلہ
" چوہدری سعید احمد صاحب درویش
" شیخ مسعود احمد صاحب انیس معلم وقف جدید نوڈمال
مکرم مرزا منور احمد صاحب درویش
" محمد ابراہیم خاں " جنرل جیرلہ آندھرا
" درگا رحمٰن صاحب قادیان
" حاجی محمد عبد القیوم صاحب آف لکھنؤ
" محمد لطف اللہ صاحب آف سکندر آباد
" مجیب احمد صاحب اسلم قادیان
" محمد یعقوب صاحب جاوید قادیان
" ایوب علی خاں " متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
مکرم مظہر احمد صاحب وسیم " " قادیان
" سید منور الدین صاحب آف سونگھڑہ
" عبد الکریم صاحب ناصر آبادی درویش قادیان
" محمد حفیظ اللہ صاحب بنگلور
" گیانی عبد اللطیف صاحب درویش قادیان
" شمس الدین صاحب شمس آف مظفر نگر
" عطاء الرحمٰن صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

فہرست معتکفین مسجد اقصیٰ ۱۹۹۰ء

مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری امیر معتکفین۔
مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ناصر
" ملک فاروق احمد " پشاوری
" محمد دین صاحب بدر درویش
" ملک طاہر احمد صاحب پشاوری
" عبد العزیز صاحب اختر
" رفیق احمد صاحب طاہر
" سکندر خاں صاحب درویش
" معین خاں صاحب
" ایم اے اسمٰعیل صاحب آف مدراس
مکرم طاہر احمد صاحب چیمہ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان
مکرم سیف الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
مکرم رفیق احمد صاحب مدراسی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
مکرم شیخ محمود احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان
" مقصود احمد " بھٹی " " "
" محمد اسمٰعیل " طاہر " " "
" ایم ابوبکر " " " "
" فاروق احمد " بورڈر "
" منظور احمد " بٹ "
" ڈاکٹر منور علی صاحب "

اسماء معتکفات مسجد اقصیٰ

مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب مرحوم نگران معتکفات
مکرمہ سلیمہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبد السلام صاحب
" طاہرہ صدیقہ صاحبہ ملک بنت مکرم ملک صلاح الدین صاحب
مکرمہ قدسیہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب غالب مرحوم درویش
مکرمہ حمیدہ خانم صاحبہ بنت مکرم مستری محمد یوسف صاحب مرحوم
مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد مظاہر حسین صاحب
مکرمہ امۃ النصیر بشریٰ صاحبہ بنت مکرم فتح محمد صاحب گجراتی درویش مرحوم
مکرمہ صفیہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب گجراتی درویش
مکرمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم ابرار حسین صاحب دہلی
مکرمہ امۃ اللطیف صاحبہ والدہ مکرم محبوب احمد صاحب امروہی
مکرمہ شہناز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام
مکرمہ ثریا بانو صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر۔
مکرمہ سلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی شیخ حمید اللہ صاحب مرحوم نوزاب
مکرمہ حلیمہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش
مکرمہ بشیر خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا منور احمد صاحب درویش
مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی محمد شفیع صاحب عابد درویش۔
مکرمہ زینت النساء صاحبہ بنت مکرم عمر الدین صاحب خاں درویش
مکرمہ مظفر محسنہ صاحبہ بنت مکرم محمد الیاس صاحب
مکرمہ نفیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شریف احمد صاحب شیخوپوری
مکرمہ ہدایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب درویش
مکرمہ امۃ الحبیب صاحبہ بنت مکرم غلام قادر صاحب درویش

منظوری انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

مندرجہ ذیل تفصیل سے جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے عہدیداران کی یکم مئی ۸۹ء تا ۳۰ جون ۹۲ء منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہتر رنگ میں مقبول خدمات کی توفیق دے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

تیماپور

نائب صدر۔ مکرم محمود احمد صاحب عجب شیر

ہبلی

صدر۔ مکرم حضرت صاحب منڈاسگر (مشروط منظوری ۹۰-۱۲-۳۱ تک)
نائب صدر۔ مکرم عبد الحئی صاحب کنتور (مشروط منظوری ۹۰-۱۲-۳۱ تک)
سیکرٹری مال۔ مکرم حسین خاں صاحب رام درگ (مشروط منظوری ۹۰-۱۲-۳۱ تک)
سیکرٹری تبلیغ و تربیت۔ مکرم محمود خاں صاحب لودھی۔ مشروط منظوری ۹۰-۱۲-۳۱ تک۔

کوٹار

صدر۔ مکرم محمد علی صاحب جناح
سیکرٹری مال۔ " محمد ابراہیم صاحب
" تبلیغ و تعلیم۔ " محمد فاروق "
جنرل سیکرٹری۔ " ناصر احمد "
سیکرٹری جائیداد۔ " سلطان احمد "

مسکرہ

صدر۔ مکرم ماسٹر عبد الجبار صاحب
سیکرٹری مال۔ رفیق احمد خاں "
" تحریک جدید مکرم محمد احمد ناصر "
فوٹو گرافر
ضیافت۔ مکرم نور محمد "

علی گڑھ

صدر۔ مکرم محمد نسیم خاں صاحب
سیکرٹری مال۔ " نسیم احمد صاحب فریدی
نائب سیکرٹری مال۔ مکرم قریشی فارق محمود صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم نور محمد خاں صاحب
نائب سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم مبارک احمد بٹ "

تلاکور (ہریانہ)

صدر۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ " مبشر احمد "
" مال " نذیر احمد "

کانپور

صدر۔ مکرم محمد زاہد صاحب سلیجہ
نائب صدر۔ " محمد رشید " صدیقی
سیکرٹری تبلیغ و تربیت " عبد الستار " "
" امور عامہ۔ " محمد احمد " سلیجہ
" مال۔ " محمد سعید " صدیقی
" ضیافت۔ " خلیل احمد " "
" تحریک جدید۔ " محمد احمد خاں "
" وقف " ۔ " محمد شمس صدیقی صاحب
آڈیٹر۔ " مسعود احمد خاں "
صدر موصیان۔ " حاجی محمد ظفر عالم "

چودہ کلاٹ

صدر۔ مکرم لطیف الرحمٰن صاحب
نائب صدر۔ " غلام مصطفیٰ "
سیکرٹری مال تبلیغ " شیخ جمال الدین "
" تعلیم و تربیت مکرم محمد سعید "

پروگرام دورہ مکرم سید نصیر الدین احمد صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے آندھرا، اڑلیسہ، بنگال

مندرجہ ذیل جماعتہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات و وصولی چندہ جات و بالشرح تشخیص بجٹ برائے سال ۹۱-۱۹۹۰ء کے سلسلہ میں انسپکٹر صاحبان دورہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین حضرات سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱ ۵/۹۰	ماڈکاگوڑا	۱۲ ۶/۹۰	۱	۱۳ ۶/۹۰
حیدرآباد و سکندرآباد	۳ ۵/۹۰	۷	۱۰ ۵/۹۰	نرگاؤں	۱۳	۱	۱۴
چنتہ کنٹہ و ڈومان	۱۰	۲	۱۲	کیرنگ	۱۴	۵	۱۹
جڑچرلہ و محبوب نگر	۱۲	۱	۱۳	کیندراپاڑا	۱۹	۱	۲۰
حیدرآباد	۱۳	۱	۱۴	سونگھڑہ	۲۰	۳	۲۳
ظہیرآباد	۱۴	۱	۱۵	مرلونیاگاؤں	۲۴	۱	۲۵
حیدرآباد	۱۵	۱	۱۶	پاراڈیپ	۲۵	۱	۲۶
عادل آباد	۱۶	۱	۱۷	ہلدی پاڑا	۲۷	۱	۲۸
چندراپور و کاغذنگر	۱۷	۱	۱۸	سورو	۲۸	۲	۳۰
حیدرآباد	۱۸	۲	۲۰	بھدرک	۳۰	۲	۲ ۷/۹۰
کلکتہ	۲۲	۶	۲۸	کٹک	۳ ۷/۹۰	۳	۶
کٹک	۲۹	۱	۳۰	سمبل پور	۷	۱	۸
کورٹ پیلی	۳۰	۱	۳۱	روڑکلہ	۸	۲	۱۰
پینگال	۳۱	۲	۲ ۶/۹۰	جمشید پور	۱۰	۲	۱۲
کرڈاپلی	۲ ۶/۹۰	۳	۵	مونگھیر، مہوبھنڈار	۱۲	۴	۱۶
ارکھ پیٹہ و تالہ کوپٹہ	۵	۱	۶	کھڑک پور	۱۶	۱	۱۷
غنغپہ پاڑا و چھودوار	۶	۱	۷	کلکتہ	۱۷	۵	۲۲
کٹک	۷	۲	۹	برلشہ۔ہوگلہ	۲۲	۱	۲۳
بھبنیشور	۹	۳	۱۲	موہن پور و ڈائمنڈ ہاربر	۲۳	۱	۲۴
				کیمبرہ۔بالسرہ	۲۴	۱	۲۵
				کلکتہ	۲۵	۲	۲۷
				قادیان	۲۹ ۷/۹۰	-	-
				-	-	-	-

پروگرام دورہ مکرم سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

برائے صوبہ بہار و یوپی

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱ ۵/۹۰	برہ پورہ	۱۹ ۵/۹۰	۲	۲۱ ۵/۹۰
جمشید پور	۴ ۵/۹۰	۳	۷	خانپور ملکی	۲۱	۳	۲۴
موہلی بنی مائنز	۸	۶	۱۴	بلاری	۲۴	۱	۲۵
مہوبھنڈار	۱۴	۱	۱۵	مونگھیر	۲۵	۱	۲۶
بھاگلپور	۱۶	۳	۱۹	بھاگلپور	۲۶	۱	۲۷
پٹنہ	۲۷ ۵/۹۰	۲	۲۹ ۵/۹۰	کانپور	۱۱ ۶/۹۰	۳	۱۴ ۶/۹۰
مظفرپور	۲۹	۱	۳۰	مین پوری و بھوگاؤں	۱۴	۱	۱۵
دربھنگہ	۳۰	۱	۱ ۶/۹۰				
پرکھوپٹی	۱ ۶/۹۰	۱	۲	اٹاوہ	۱۵	۱	۱۶
موتی ہاری	۲	۱	۳	فیروزآباد	۱۶	۱	۱۷
پٹنہ	۳	۱	۴	[illegible] صانع نگر	۱۷	۲	۱۹
گیا	۴	۱	۵	کانپور	۱۹	۲	۲۱
ارول	۵	۱	۶	لکھنؤ	۲۱	۲	۲۳
آرہ	۶	۱	۷	شاہجہانپور	۲۳	۳	۲۶
بنارس	۷	۱	۸	بریلی	۲۶	۱	۲۷
فیض آباد و گونڈہ	۸	۲	۱۰	امروہہ	۲۷	۱	۲۸
				دہلی	۲۸	۳	۱ ۷/۹۰
لکھنؤ	۱۰	۲	۱۲	قادیان	۱ ۷/۹۰	-	-

پروگرام دورہ مکرم ظفر احمد صاحب ناصر انسپکٹر بیت المال آمد

برائے جنوبی ہند

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۳۰ ۴/۹۰	کوئمبٹور	۵ ۶/۹۰	۱	۶ ۶/۹۰
مدراس	۳ ۵/۹۰	۴	۷ ۵/۹۰	کاوانشیری	۶	۱	۷
میلاپالم	۸	۱	۹	چیلاکرا	۷	۱	۸
سواکاشی	۹	۱	۱۰	کالیکٹ	۸	۱	۹
ٹوٹی کورین	۱۰	۱	۱۱	کینانور	۹	۲	۱۱
کوٹار و سورن کوڈی کم	۱۱	۱	۱۲	کڈلائی	۱۱	۱	۱۲
شنکرن کوئل	۱۲	۱	۱۳	کوڈالی۔مٹانور	۱۲	۱	۱۳
کرونا گاپلی و آڈی ناڈو	۱۳	۳	۱۶	بلین گاڈی	۱۳	۳	۱۶
ماترا و کنہ نارکرا	۱۶	۱	۱۷	ہڈگرال و مینگلور	۱۶	۱	۱۷
کریلون	۱۷	۱	۱۸	مرکرہ	۱۸	۲	۲۰
الیپی	۱۸	۱	۱۹	بنگلور	۲۱	۴	۲۵
ارناکلم	۱۹	۱	۲۰	شیموگہ	۲۶	۲	۲۸
کوچین	۲۰	۱	۲۱	سوراب	۲۸	۱	۲۹
کوڈنگلور	۲۱	۱	۲۲	ساگر	۲۹	۱	۳۰
ایراپورم	۲۲	۱	۲۳	ہبلی	۳۰ ۶/۹۰	۱	۱ ۷/۹۰
موالی پوڑہ	۲۳	۱	۲۴	لونڈہ و بلگام	۱ ۷/۹۰	۱	۲
کالیکٹ	۲۴	۴	۲۸	ساونت واڑی	۲	۱	۳
کوڈیاتھور	۲۸	۱	۲۹	یادگیر	۴	۳	۷
کرولائی	۲۹	۱	۳۰	تیماپور	۷	۱	۸
وانیم بلم	۳۰	۱	۳۱	دیودرگ	۸	۱	۹
پینٹہ پیرنبم	۳۱ ۵/۹۰	۱	۱ ۶/۹۰	شاہ آباد	۹	۱	۱۰
الانلور	۱ ۶/۹۰	۱	۲	گلبرگہ	۱۰	۱	۱۱
موریاکنی	۲	۱	۳	عثمان آباد	۱۲	۱	۱۳
منارگھاٹ	۳	۱	۴	بمبئی	۱۴	۴	۱۸
پالگھاٹ	۴	۱	۵	اٹارسی	۱۹	۱	۲۰
				قادیان	۲۲ ۷/۹۰	-	-
				-	-	-	-

بقیہ خطبہ جمعہ

جس پر جتنا غور کریں ایمان بڑھتا ہے۔ اور اس رنگ میں اسلام کی حقیقی تعلیم احمدیت کے سوا کم دوسروں کے پاس ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر فرقے کے پاس سچائی موجود ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دوسرے مسلمان فرقوں میں بھی بہت سی باتوں میں اسلام کا نور اس شکل میں موجود ہے کہ وہ دوسرے دلوں کو مطمئن کر سکتا ہے یعنی احمدیت اسلام کی ان معنوں میں monopoly اختیار نہیں کر سکتی کہ گویا ساری سچائی احمدیت کے پاس ہے اور باقی سب کے پاس جھوٹ ہی جھوٹ ہے یہ طرز عمل جھوٹ ہے اور احمدیت سچائی کی غلام ہے جھوٹ کیساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں لیکن جن معنوں میں میں آپ پر بات واضح کر رہا ہوں اُس کو غور سے سمجھ لیجئے تا کہیں غلط دعوے نہ کر بیٹھیں میں یہ نہیں کہہ رہا کہ احمدیت کے سوا اسلام کے دوسرے فرقوں میں سچائی نہیں ہے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ بہت سے ایسے اہم امور ہیں جن میں احمدیت کے سوا دوسرے فرقوں نے اسلام کی ایسی تصویر بنائی ہے جسکو آج کا دانشور، آج کے زمانہ کی پیداوار جسکے سائنس کی روشنی میں آنکھ کھولی ہے قبول کرنے کیلئے تیار نہیں ہو سکتا۔ بہت سی غلط کہانیوں کو اپنا لیا گیا ہے اور ایمانیات میں داخل کر لیا گیا ہے۔ پس اس پہلو سے احمدیت ہی ہے جو آج کی باشعور دنیا کو اسلام کی ایسی تعلیم دے سکتی ہے جس کیساتھ جتنا غور کریں محبت بڑھتی چلی جائیگی۔ اس پہلو سے مشرقی یورپ، مغربی یورپ کے مقابل پر بہت زیادہ تیار ہے۔ بہت سی ایسی وجوہات ہیں جن کے نتیجے میں دونوں میں فرق ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ دہریہ ہو چکا تھا۔ باوجود اس کے کہ مذہب سے بہت دور جا چکا تھا، اُن کے اندر کچھ ایک فطرتی صفائی بھی ہے اور دل کی تختیاں بہت سے ایسے تعصبات سے پاک ہو چکی ہیں جو عیسائیت کے عروج کے زمانے میں موجود تھے۔ پس اس پہلو سے مشرقی یورپ کا اپنے دروازے احمدیت اور اسلام کیلئے کھولنا ایک بہت ہی عظیم الشان واقعہ ہے اور حیرت انگیز اہمیت کا حامل واقعہ ہے اور اس واقعہ کا ہمارے جشن تشکر کے سال میں رونما ہونا یہ بھی کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے۔ اس لئے میں امید رکھتا ہوں کہ ان باتوں پر غور کرتے ہوئے ہماری جماعت جہاں ... خدا تعالیٰ کے شکر ادا کرے گی کہ اس نے ہمارے لئے کس طرح غیب سے تقدیریں جاری کی ہوئی تھیں جن کے دھاگے یہاں آکر اکٹھے ہوئے اور اچانک ہمیں اُن تقدیروں کے مقاصد معلوم ہو گئے۔ وہاں اُن مقاصد کی پیروی کے لئے بھی اپنے آپکو تیار کریں اور دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد ہمیں ان بڑھتے ہوئے تقاضوں کو پورا کرنے کی بااحسن توفیق عطا فرمائے۔ خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ

اب چونکہ موسم بدل رہے ہیں اور یہاں گرمیوں کے آثار کچھ ذرا وقت سے پہلے آرہے ہیں لیکن دن بہرحال لمبے ہو چکے ہیں۔ اس لئے سردیوں کا یہ آخری جمعہ ہے جس میں جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کی جائیگی۔ چونکہ ذہنی طور پر آپ کو تیار رہنا چاہیئے۔ اس لئے میں نے پہلے بتا دیا ہے کہ آئندہ جو جمعے ہوں ان میں عصر بعد میں اپنے وقت پر ادا کی جایا کرے گی۔ مجبوری کے دن اب ختم ہو رہے ہیں اور جہاں تک ممکن ہو مغربی دنیا میں رہنے والے احمدیوں کو یہ اہتمام کرنا چاہیئے کہ جمع کم سے کم ہو اور وقتوں پر نماز زیادہ سے زیادہ ادا کی جائے۔"

افطار پارٹی

قادیان مورخہ ۲۵ را پریل سنہ ۱۹۹۰ء مقامی LIONS CLUBE نے جنج گھر میں سلسلہ کے عہدیداران اور بعض معزز احمدی بھائیوں کے لئے ۲۸ ویں روزہ کی افطار کا اہتمام کیا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت و ناظر اعلیٰ سمیت ۲۵ افراد جماعت نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر حسب خواہش غیر مسلم حاضرین۔ محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد صدر عمومی نے روزہ کی فرضیت۔ اور اُس کی افادیت پر بہت عمدہ روشنی ڈالی اور اس عبادت کا اسلامی مسلک بیان کیا۔ لائینز کلب کے صدر شری کے ایل سبلکا صاحب نے محترم صاحبزادہ صاحب اور دیگر احمدی بھائیوں کی شرکت پر شکریہ ادا کیا۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بھی لائینز کلب کا شکریہ ادا کیا اور اس آپسی بھائی چارہ کی تقویت کے مفید ثمرات ظاہر ہونے کی نیک تمناؤں کا اظہار فرمایا اور دعا کی افطار کا ٹائم ہو جانے پر ٹھنڈے مشروب، پھل اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔ لائینز کلب کے ممبران نے بہت محبت اور پیار کا اظہار کیا۔ اس تقریب میں لائینز کلب کے ساتھ تعاون کیلئے مکرم ڈاکٹر شبیر احمد صاحب ناصر مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر، مکرم سعادت احمد صاحب جاوید نائب ناظر امور عامہ خاص شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس تقریب کے بہتر نتائج اپنے خاص فضل و رحم سے ظاہر فرمائے آمین۔

(نامہ نگار خصوصی)

ارشاد نبوی
اَرْشِدُوْا اَخَاکُمْ
(اپنے بھائی کو ہدایت کرو!)
(محتاج دعا)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
(درثمین)
آٹو ونگس
AUTO WINGS
15-SANT HOME HIGHROAD
MADRAS-600004
PHONE NO. 75360.
74350.

قادیان دارالامان میں مکان یا پلاٹ کی خرید و فروخت کیلئے
خدمات حاصل کریں
احمد پراپرٹی ڈیلرز
پروپرائٹر:۔ نعیم احمد طاہر احمدیہ چوک قادیان۔ 143516
AHMAD PROPERTY DEALERS
AHMADIYYA CHAWK QADIAN. 143516.

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
باقی پولیسٹر ... کلکتہ ...
ٹیلیفون نمبرز:۔ 43.4023, 5137.5206.

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے!

زد جوارش خشق ۱۰۰/- روپے
حبوب مفید اٹھرا ۴۵/- روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
تریاقِ معدہ ۸/- ۱۵/-
روشن گل جل
حبِّ جدوار ۲۰/-

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار۔ ربوہ (پاکستان)

اَفضَلُ الذِّکرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ-۷۳-۷۰۰۰

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
CALCUTTA - 700073
PHONES:- OFFICE:- 275475. RESI:- 273903.

وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکاریں گے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن
(درِّثمین)

AUTOWINGS,
15 - SANTHOME HIGH ROAD,
MADRAS - 600004.
PHONES NO.
76360
74350.

آٹو ونگس

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْآنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

THE JANTA, PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORROUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اِشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا
(سفارش کیا کرو، تم کو سفارش کا بھی اجر ملے گا)
(حدیث نبوی)

RABWAH WOOD INDUSTRIES,
SAW MILLS & FOREST CONTRACTORS.
DEALERS IN:- TIMBER TEAK POLES, SIZES, FIRE WOOD.
MANUFACTURERS OF:- WOODEN FURNITURE, ELECTRICAL ACCESSORIES ETC.
P.O. VANIYAMBALAM (KERALA)

قائم ہو پھر سے حکم محمد جہان میں؛ ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTORS)
TARUN BHARAT CO. OP. HOUSE SOCT.
PLOT NO. 6 - GROUND FLOOR, OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE, ANDHERI (EAST)
PHONES } OFFICE:- 6348179 } BOMBAY - 400099.
RESI:- 6289389

امن بخش اصول

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:-
"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عزت اور عظمت بٹھادی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی۔" (تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۵۹)

طالبانِ دعا } محمد شفیق سہگل۔ محمد نعیم سہگل۔ محمد لقمان جہانگیر۔ بشیر احمد۔ ہارون احمد۔
پسران مکرم میاں محمد بشیر صاحب سہگل مرحوم۔ کلکتہ

یَنصُرُكَ رِجَالٌ نُّوحِیٓ اِلَیھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ } کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس بسٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ مجھد رگ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے۔" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈ سٹوریز روڈ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو۔ ٹی وی۔ اُوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے۔" (کشتی نوح)

پیشکش:۔

ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOK SELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS.
CANNANORE - 670001, PHONE NO. 4498.
HEAD OFFICE:- P.O. PAYANGADI
(KERALA) PIN. 670303.
PHONE NO. 12.

"مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:۔ عبد الرحیم و عبد الرؤف۔ مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR · TREKKER
AUTHORISED DEALERS
JOBBERS PARTS

آٹو ٹریڈرز
۱۶۔ مینگو لین۔ کلکتہ۔ ۷۰۰۰۰۱

AUTOTRADERS,
16-MANGOE LANE,
CALCUTTA - 700001.
تار کا پتہ:۔ "AUTOCENTRE"

ہر قسم کی گاڑیوں، پٹرول اور ڈیزل کار۔ ٹرک۔ بس۔ جیپ اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں!

ٹیلیفون نمبرز:۔ 28-5222 اور 28-1652

"قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں!"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیش کرتے ہیں:۔

NIR ®
CALCUTTA-15.

آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!